جون ۹۰ء

ماہنامہ

اخبارِ احمدیہ

جرمنی

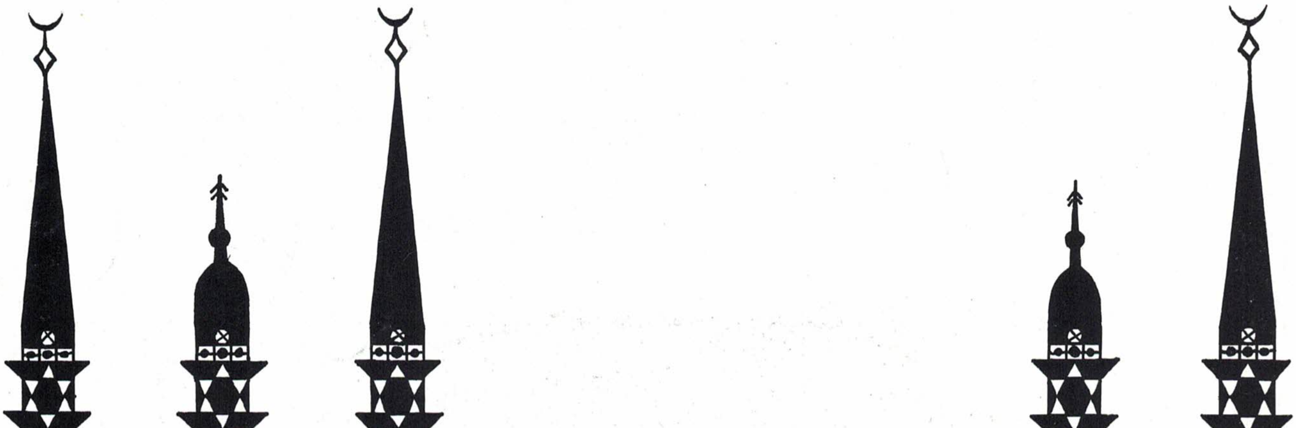

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

القرآن

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ (المائدة۔۴۳)

ترجمہ : اور اگر تو فیصلہ کرے تو ہماری نصیحت یاد رکھ کہ بہرحال)
ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر، اللہ یقیناً انصاف
کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

الحدیث

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ
وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اپنی
اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب
میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔

ملفوظات

”مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے........ مگر افسوس میں اس دنیا کے فرزندوں کو کیونکر دکھا سکوں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے کہ وہ وقت ضرور آئے گا کہ خدا تم سب کی آنکھیں کھول دے گا اور میری سچائی روزِ روشن کی طرح دنیا پر کھل جائے گی۔“

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

اخبارِ احمدیہ

جرمنی

احسان ۱۳۶۹ ہش

جون ۱۹۹۰ عیسوی

مجلسِ ادارت :

نگران : مولانا عطاء اللہ کلیم

ایڈیٹر : مغفور احمد

نائب ایڈیٹر : عبدالرحیم احمد

معاونین : ڈاکٹر وسیم احمد
شیخ عبدالہادی

پبلشر : اسماعیل نوری

فہرست مضامین

- قرآن، حدیث، ملفوظات
- احکام القرآن
- حیات طیبہ
- دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں
- فضل ایزد ہو طلوع ... (نظم)
- کلمہ کے محافظ
- قائد اعظم کا تصور حکومت
- علماء کرام حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں
- غزل
- شراب نوشی
- صد سالہ جشن تشکر کھیلوں کی تقریبات
- خدام کا صفحہ
- ہماری مساعی
- اعلانات

پروگرام ملاقات حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ

بمقام ناصر باغ، گروس گراؤ

یکم جون بروز جمعہ بوقت ساڑھے پانچ تا ساڑھے سات شام
فرینکفرٹ شہر و ریجن جماعتی ملاقات (مصافحہ)

دو جون بروز ہفتہ بوقت نو بجے تا دس بجے شب
ہمبرگ ریجن، میونخ ریجن و برلن ریجن

تین جون بروز اتوار :
بوقت ۶ بجے شام تا ۷ بجے شام :
کولون ریجن و سٹٹگارٹ ریجن

احکام القرآن

مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم

"جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے، وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔" (ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(۵۹) فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ (بقرہ : ۱۹۲)

اور اگر وہ تم سے (وہاں یعنی مسجد حرام کے قرب وجوار میں بھی) جنگ کریں تو تم بھی انہیں قتل کرو۔

(۶۰) وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ط (بقرہ : ۱۹۴)

اور تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کیلئے ہی ہو جائے۔

(۶۱) فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ۔ (بقرہ : ۱۹۵) اس لیے جو شخص تم پر زیادتی کرے تم بھی اس سے (اس کی) زیادتی کا، جس قدر کہ اس نے تم پر زیادتی کی ہو بدلہ لے لو،

(۶۲) وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (بقرہ ۱۹۵)

اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقیوں کیساتھ ہوتا ہے

(۶۳) وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (بقرہ:۱۹۶)

اور اللہ کے راستے میں (مال وجان) خرچ کرو۔

(۶۴) وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (بقرہ:۱۹۶)

اور احسان سے کام لو۔ اللہ احسان کرنیوالوں سے یقیناً محبّت کرتا ہے

(۶۵) وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔ (بقرہ : ۱۹۷)

اور حج اور عمرہ کو اللہ کی رضا کے لیے پورا کرو۔

(۶۶) وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (بقرہ:۱۹۷) — اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سمجھ لو کہ اللہ کی سزا یقیناً سخت ہوتی ہے۔

(۶۷) وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (بقرہ ۱۹۸)

اور زادِ راہ ساتھ لو اور یاد رکھو کہ بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے،

(۶۸) وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ۔ (بقرہ:۱۹۸)

اور اے عقلمندو میرا تقویٰ اختیار کرو۔

(۶۹) وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (بقرہ : ۱۹۶)

اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالو۔

(۷۰) وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ (بقرہ ۱۹۷)۔ اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔ اپنے سر مونڈو

(۷۱) فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ۔ (بقرہ:۱۹۹) تو مشعر الحرام (عرفات اور منیٰ کے درمیان واقع حج کا ایک مقام) کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اس کے مطابق اسے یاد کرو،

(۷۲) ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ (بقرہ ۲۰۰)

اور جہاں سے لوگ واپس لوٹتے رہے ہیں وہیں سے تم بھی واپس لوٹو۔

(۷۳) وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (بقرہ:۲۰۰)

اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ اور یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(۷۴) فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ط

تو اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کرو یا اگر ہو سکے تو اس سے بھی زیادہ وابستگی سے،

(۷۵) وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ط (بقرہ : ۲۰۴)

اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کو یاد کرو۔

(۷۶) وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔ (بقرہ ۲۰۴)

اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ ایک دن تم سب کو اکٹھا کر کے اس کے حضور لے جایا جائے گا۔

(۷۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً (بقرہ:۲۰۹)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب فرمانبرداری کے دائرہ میں آجاؤ۔

(۷۸) فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ (بقرہ : ۲۱۰)

تو جان لو کہ اللہ یقیناً غالب اور حکمت والا ہے۔

(۷۹) سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ط (بقرہ ۲۱۲)

ذرا بنی اسرائیل سے پوچھو (تو) کہ ہم نے انہیں کتنے کھلے کھلے نشان دیئے تھے،

قسط : ۸

مکرم شیخ عبدالھادی صاحب
(سابق کنسلٹنٹ انجینئر۔ الجزائر)

حیاتِ طیّبہ

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

نوٹ : "حیاۃ طیبہ" محترم شیخ عبدالقادر صاحب رضؓ (سابق سوداگرمل) مربّی جماعت احمدیہ کی تصنیف ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے حالات و سوانح پر یہ ایک مبسوط تالیف ہے۔ اس تالیف کا خلاصہ قسط وار احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ ہم اندازہ کرسکیں کہ جس شخص کے سپرد آنحضرت صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی پیش گوئیوں کے ماتحت اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا عظیم الشّان کام کیا گیا ہے وہ کس درجہ اور کس معرفت کا انسان ہے۔

خسوف وکسوف کا آسمانی نشان، مارچ، اپریل ۱۸۹۴ء

مہدی موعود کی آمد کے نشانات میں سے ایک نشان یہ بھی تھا کہ رمضان شریف کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن ہوگا۔ یہ نشان تفصیلی طور پر دارقطنی کی درج ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے:

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَ تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ۔

ترجمہ : "ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان بنے ہیں، ایسے نشانات اور کسی مدعی کیلئے ظاہر نہیں ہوئے اور وہ نشانات یہ ہیں کہ چاند پر گرہن پڑنے کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی تیرہ) کو، اور سورج پر گرہن پڑنے کی تاریخوں میں سے درمیانی دن (یعنی ۲۸) کو گرہن لگے گا۔

چنانچہ اس عظیم الشّان پیشگوئی کے عین مطابق رمضان کے مہینہ میں ۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء (۱۳۱۱ ہجری) کو چاند گرہن اور ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کو سورج گرہن ظاہر ہوا۔ پھر یہی نشانات ۱۸۹۵ء میں زمین کے مغربی کرّہ یعنی امریکہ میں بھی ظہور پذیر ہوا۔ (دیکھیے پالیونیر اور سول ملٹری گزٹ ۹۵، ۱۸۹۴ء)

اسی آسمانی نشان کے ظہور کے ۳ سال قبل حضرت اقدس علیہ السلام نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اس نشان کو آپ نے اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتے ہوئے فرمایا:

"... اور ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف و خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتدائے دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے، ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسل انسانی دنیا میں آئی ہے نشان کے طور پر یہ کسوف وخسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لیے واقع ہوا ہے۔ اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں خسوف وکسوف بھی واقع ہوگیا ہو اور اس نے اس خسوف وکسوف کو اپنے لیے ایک نشان ٹھہرایا ہو..." (چشمۂ معرفت صد ۱۵-۳۱۴۔)

الغرض اللّٰہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں کسوف وخسوف کا آسمانی نشان دکھا کر اس بات کی گواہی دے دی کہ نہ صرف یہ امام ہماری طرف سے ہے بلکہ یہ امام اپنے نبی متبوع و مطاع یعنی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی طرح سارے جہان کے لیے ہے۔

قبرِ مسیحؑ کی تحقیق کیلئے سری نگر میں وفد بھیجنے کی تجویز

۱۸۹۵ء میں آپ نے سری نگر محلّہ خانیار (کشمیر) میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر ثابت کر کے عیسائی اور مسلم دنیا پر ایک حیران کن تاریخی انکشاف کیا۔ چنانچہ "نورالقرآن" حصہ دوم میں آپ نے اس انکشاف پر سیر کن بحث کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ کشمیری سب بنی اسرائیلی ہیں جو بخت نصر کے زمانہ میں افغانستان اور کشمیر کی طرف ہجرت کر آئے تھے۔ چنانچہ مزید تحقیقات کے لیے آپ نے اپنی جماعت کے احباب کا ایک وفد بھی سرینگر بھیجا جسکی تحقیقات سے فائدہ اٹھا کر آپ نے ایک تاریخی کتاب "مسیح ہندوستان

میں" تالیف فرمائی - آپ کی بعثت کا ایک اہم مقصد "کسر صلیب" تھا - سو اس تحقیقات کے ذریعہ آپ نے اس کی ایک محکم بنیاد رکھ دی - بعد میں خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ خود عیسائی محققین کی طرف سے اس سلسلہ میں کافی مواد فراہم کیا گیا اور یہ سلسلہ تحقیق کا اب تک جاری ہے -

سفر ڈیرہ باوا نانک ' ۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء

قریباً ۱۸۷۲ء میں حضور نے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو دو مرتبہ خواب میں دیکھا - ان سے باتیں بھی کیں اور انہوں نے اقرار کیا کہ میں مسلمان ہوں - چنانچہ حضور اقدسؑ اس سلسلہ میں بھی تحقیق کی غرض سے چند احباب کو ساتھ لیکر ۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء کو ڈیرہ باوا نانک پہنچے اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور زمانہ چولہ بہت کوشش کے بعد دیکھنے کا موقع ملا - اس چولہ پر قرآن مجید کی آیات لکھی ہوئی ہیں جن کی پوری نقل سب احباب نے مل کر تیار کی اور اسطرح باوا نانک رحؒ کے مسلمان ہونے کا یقینی ثبوت مل گیا -

جلسہ مذاہب عالم دسمبر ۱۸۹۶ء

۱۸۹۶ء میں لاہور کے بعض ہندو معززین نے ایک مذہبی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز پیش کی اور سب مذاہب کے لیڈروں کو اس میں مضامین پڑھنے کی دعوت دی گئی - اور ان مضامین کے لیئے پانچ سوالوں کے جوابات تجویز کیے گئے - جب حضرت اقدس کو بھی اس قسم کی دعوت ملی تو آپ نے فوراً آمادگی کا اظہار فرمایا، کیونکہ آپ کی تو مدت سے اس قسم کے جلسہ میں قرآن کریم کمالات بیان کرنے کی خواہش تھی - جلسہ کے لیئے ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں اور جلسہ کے انعقاد کیلئے اسلامیہ کالج کا ہال تجویز کیا گیا - حضرت اقدسؑ نے ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو وحی الہیٰ کے مطابق ایک اشتہار کے ذریعہ یہ پیشگوئی فرمائی کہ آپ کا مضمون سب سے بالا رہے گا - یہ اشتہار ملک کے طول و عرض میں پہنچا دیا گیا اور لاہور کے در و دیوار پر چسپاں کیا گیا - ۲۷ دسمبر کو حضرت اقدسؑ کے مضمون پڑھنے کیلئے ڈیڑھ بجے سے ساڑھے تین بجے کا وقت مقرر تھا - حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے جب یہ مضمون پڑھنا شروع کیا تو ہر طرف سے تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہونے لگے جب دو گھنٹے گزر گئے اور مضمون کا ایک حصہ بھی ابھی ختم نہ ہوا تھا تو سب حاضرین کے متفقہ مطالبہ پر اس مضمون کیلئے ۲۹ دسمبر کا دن بڑھا دیا گیا - چنانچہ ۲۷ دسمبر کو قریباً ۴ گھنٹے اور ۲۹ دسمبر کو ۲ گھنٹے یہ مضمون جاری رہا - جب یہ تقریر ختم ہوئی تو جلسہ کے صدر جو ایک معزز ہندو تھے ان کی زبان سے یہ فقرہ بے اختیار نکلا کہ " یہ مضمون تمام مضمونوں سے بالا رہا" سارے اخباروں کے تبصروں سے بھی یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہوگئی کہ واقعی یہ مضمون تمام مضمونوں سے بالا رہا اور حضور کی وہ پیشگوئی جو آپ نے جلسہ سے چھ روز قبل بذریعہ اشتہار بے شمار لوگوں تک پہنچائی تھی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی - حضرت اقدسؑ کی یہ تقریر اردو میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع ہوئی اور اب تک دنیا کی متعدد زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے -

دعوت مباہلہ اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف والوں کی تصدیق

۱۸۹۲ء میں جب علمأ نے آپ پر کفر کا فتویٰ شائع کیا تھا تو اس وقت بھی آپ نے ان مخالف علماء کو دعوت مباہلہ دی تھی مگر اس وقت کوئی سامنے نہیں آیا - اب دوبارہ حضرت اقدسؑ نے ایک "اشتہار مباہلہ" شائع کیا - اور مختلف علماء اور صوفیاء کرام کے نام بھی اس مباہلہ میں لکھے جن کو اس کی دعوت دی گئی تھی - ان اسماء میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف والوں کا نام بھی شامل تھا - اس مباہلہ کے جواب میں سوائے حضرت خواجہ صاحب اور سید رشید الدین صاحب سندھی کے اور کسی کو تصدیق یا تکذیب کی جرأت نہ ہوئی - حضرت خواجہ صاحب نے عربی زبان میں ایک خط حضرت اقدسؑ کو لکھا جس میں آپ نے حضرت اقدس کیلئے تعظیم اور تکریم کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی تصدیق فرمائی -

پنڈت لیکھرام کی موت کے متعلق پیشگوئی

پنڈت لیکھرام ایک تیز زبان آریہ لیڈر تھے اور حضرت اقدس سے بار بار نشان طلب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میری طرف سے میرے حق میں جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو' چنانچہ حضرت اقدسؑ نے جب ان کے متعلق دعا کی تو الہام ہوا "عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ لَهٗ نَصَبٌ وَّ عَذَابٌ" یعنی "یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کیلئے ان گستاخیوں اور بد زبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل رہے گا"۔

دیگر الہاموں کے علاوہ ایک اور الہام حضرت اقدسؑ کو یہ بھی ہوا "یُقْضٰی اَمْرُہٗ فِیْ سِتٍّ" - یعنی پنڈت لیکھرام کا معاملہ چھ سال میں ختم کر دیا جائے گا - جوں جوں حضرت اقدس پنڈت لیکھرام کے بارے میں الہامی پیشگوئیاں شائع کرتے رہے، پنڈت صاحب شوخی اور شرارت میں بڑھتے گئے - اور حضرت اقدسؑ کے بارے میں یہاں تک لکھ دیا کہ "تین سال کے اندر اندر اس کا خاتمہ ہو جائے گا

اور اس کی ذریت میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا"۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق پانچویں سال پنڈت لیکھرام عیدالاضحیہ کے دوسرے دن چھ سال کے اندر اندر چھ مارچ ۱۸۹۷ء کو شام کے چھ بجے قتل کر دیئے گئے۔

مقدمہ اقدام قتل کا فیصلہ ۲۳؍ اگست ۱۸۹۷ء

ایک عیسائی پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کے ہمراہ مشہور مباحثہ "جنگ مقدس" میں حضرت اقدسؑ کے مقابلہ میں شکست کا بدلہ لینے کے لئے ایک جھوٹا مقدمہ اقدام قتل حضرت اقدس کے خلاف قائم کر دیا۔ اور اس کی بنیاد ایک جھوٹے بیان پر رکھی جس کیلئے انہوں نے ایک آوارہ گرد شخص عبدالحمید نامی کو لالچ اور خوف دلا کر آمادہ کر لیا۔ یہ مقدمہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی عدالت میں ۱۰؍ اگست تا ۱۳؍ اگست جاری رہا۔ جس میں مولوی محمد حسین صاحب نے بھی حضرت اقدسؑ کے خلاف گواہی دی۔ بعد میں جب کپتان پولیس نے علیحدگی میں عبدالحمید سے اس بیان کی حقیقت دریافت کی تو اس نے اپنے بیان کے جھوٹا ہونے کا اقرار کر لیا جسکی تصدیق ڈپٹی کمشنر صاحب سے بھی کروالی گئی۔ چنانچہ ۲۳؍ اگست کو ڈپٹی کمشنر کپتان ڈگلس نے تمام مولویوں پنڈتوں اور پادریوں کی امیدوں کے برعکس اس مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے حضرت اقدسؑ کو صاف طور پر بری قرار دے دیا۔ یہ حقیقت یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پہلے مسیحؑ پر بھی یہودیوں کی سازش سے ایک مقدمہ چلایا گیا تھا، مگر پہلے مسیح کے وقت پلاطوس نامی مجسٹریٹ نے حضرت مسیحؑ کو بے گناہ جاننے کے باوجود یہودیوں سے مرعوب ہو کر حضرت مسیح کو صلیب پر لٹکانے کا حکم دیدیا تھا۔ مگر اس مجسٹریٹ نے اپنے ہم مذہب پادریوں کا لحاظ کیئے بغیر انصاف کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے حضرت اقدس کو بالکل بری کر دیا اور اس لحاظ سے تاریخ احمدیت میں ایک اہم آدمی بن گیا۔

پنجاب میں طاعون پھیلنے کی پیشگوئی

۶؍ فروری ۱۸۹۸ء کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ "خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے"۔

یہ پیشگوئی فوری طور پر بذریعہ اشتہار شائع کی گئی جس سے مکذبین اور منکرین کو استہزاء کا ایک موقع ہاتھ آگیا۔ کیونکہ اس وقت پنجاب میں طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ مگر اگلے ہی جاڑے میں جالندھر اور ہوشیارپور کے اضلاع میں طاعون اس قدر پھیلی کہ گورنمنٹ کیلئے انتظام کرنا مشکل ہو گیا

خطبہ الہامیہ عیدالاضحی ۱۱؍ اپریل ۱۹۰۰ء

عید کے روز، صبح کے وقت جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ حاضر خدمت ہوئے اور حضور سے تقریر کرنے کی درخواست کی تو حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ "خدا نے بھی یہی حکم دیا ہے آج صبح کے وقت الہام ہوا ہے کہ مجمع میں عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی"۔ اور نیز الہام ہوا ہے "كَلَامٌ أُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ"۔ یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔ چنانچہ عید کی نماز مسجد اقصیٰ میں حسب ارشاد حضرت اقدس ہوئی۔ نماز حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے پڑھائی اور خطبہ اردو زبان میں شروع کیا اور اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ اب میں الہام الٰہی کے ماتحت عربی زبان میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضور اس "خطبہ الہامیہ" کے بارے میں فرماتے ہیں" ... سبحان اللہ! اس وقت ایک غیبی چشمہ نکل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے' اور ہر ایک فقرہ میرے لئے نشان تھا ... یہ ایک علمی معجزہ ہے اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا"۔ یہ خطبہ ایک کتاب کی شکل میں "خطبہ الہامیہ" کے نام سے ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع کیا گیا۔ اس کا پہلا باب اصل الہامی خطبہ پر مشتمل ہے جس کے اڑتیس صفحات ہیں بعد میں حضور نے دوسرے اور تیسرے باب کا اضافہ فرمایا ہے۔

منارۃ المسیح کا سنگ بنیاد

۲۸؍ مئی ۱۹۰۰ء کو آپ نے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء پورا کرنے کیلئے منارۃ المسیح تعمیر کرنے کی تجویز فرمائی۔ مگر بعض مصروفیات کی وجہ سے اس کی تعمیر میں کچھ تاخیر ہو گئی۔ چنانچہ ۱۹۰۳ء میں حضور نے منارۃ المسیح کا سنگ بنیاد رکھا۔ جس وقت اسکی دیواریں بنیادوں سے ذرا اونچی اٹھنا شروع ہوئیں تو مخالفوں نے حکام تک شکائتیں کرنا شروع کر دیں کہ ہماری بے پردگی ہوگی اس لئے اسکی تعمیر بند ہونی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں کئی دفعہ وضاحت کی گئی کہ اس منارہ پر صرف اذان دی جائیگی' اور اسے لوگوں کیلئے سیرگاہ نہیں بنایا جائیگا۔ اس پر ڈپٹی کمشنر نے تعمیر کی اجازت دیدی۔ مگر حضرت اقدسؑ کی موجودگی میں عملاً یہ کام نہ ہو سکا، البتہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عہد مبارک میں یہ منارہ پایہ تکمیل تک پہنچا۔

○ ○ ○

دعوت الی اللہ ــ اور ــ ہماری ذمہ داریاں

محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (الذّٰریٰت، ۵۶)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ نصیحت کرو اور بار بار نصیحت کرو مومنوں کو ان کے فرائض اور ذمہ داریاں یاد دلاؤ اور بار بار یاد دلاؤ کیونکہ بار بار نصیحت کرنا اور بار بار یاد دلانا مومنوں کیلئے فائدہ مند رہتا ہے۔

قرآن کریم کے اس ارشاد کی تعمیل میں اخبار احمدیہ کے ذریعہ، جماعتوں کے دورہ جات کے وقت جس ضروری امر کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں، اس کی ہی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں۔ یعنی

"دعوت الی اللہ، اور ہماری ذمہ داریاں"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر جب آخری زمانہ میں امّتِ مسلمہ کی ناگفتہ بہ حالت کی علامات کا ذکر فرمایا تو ان میں سے ایک علامت آپؐ نے یوں بیان فرمائی : ان بنی اسرائیل تفرّقت ثنتین وسبعین ملّة وتفترق امّتی علی ثلاث وسبعین ملّة کلّهم فی النار الا ملّةً واحدةً ۔ قالوا : من هی یارسول اللّٰه ؟ قال : ما انا علیه واصحابی ۔ رواة الترمذی ۔ (مشکوٰة المصابیح کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنة ۔ رقم الحدیث ۱۷۱)۔

یعنی یقیناً بنی اسرائیل ۷۲ گروہوں میں بٹ گئے [illegible] امت ۷۳ گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی اور تمام کے تمام دوزخی ہوں گے، سوائے ایک کے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ایک کون سا گروہ ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اس طریق اور راستہ پر ہوگا جن پر میں اور میرے صحابہ گامزن ہیں۔

آج امّتِ مسلمہ کا ہر فرقہ اپنے آپ کو ناجی اور نجات یافتہ قرار دیتا ہے اور دیگر فرقوں کو راہِ راست سے بھٹکا ہوا ٹھہراتا ہے اور اپنے دعویٰ کے ثبوت میں مختلف من گھڑت باتیں پیش کرتا ہے۔ تاہم ایک حقیقی مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا (بنی اسرائیل : ۱۳) یعنی اور ہم نے ہر ایک چیز کو خوب کھول کر بیان کر دیا ہے۔

لہٰذا یہ معلوم کرنے کیلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا طریق تھا، ہمیں سورہ یوسف کی آیت ۱۰۹ اس طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے : قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۔ یعنی تو کہہ کہ یہ میرا طریق ہے میں تو اللہ کی طرف بلاتا ہوں بصیرت پر قائم ہوتے ہوئے، میں بھی اور جنہوں نے میری پیروی اختیار کی۔

اب یہ آیت صاف طور پر بتاتی ہے کہ ما انا علیہ واصحابی سے کیا مراد ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق دعوت الی اللہ تھا۔ پس جو دعوت الی اللہ کا کام کرتا ہے وہی ناجی فرقہ ہے۔ الحمد للہ کہ تمام فرقہ ہائے اسلامیہ میں سے احمدیہ مسلم فرقہ ہی وہ فرقہ ہے جو اس قرآنی صفت کا حامل ہے، یہی فرقہ قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کر کے دنیا کے متعدد ممالک میں تبلیغی مشنوں کے قیام اور مساجد کی تعمیر کے ذریعہ منظم طریق پر دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے اور نجات یافتہ فرقہ کہلانے کا مستحق ہے۔

لیکن فارسی میں ایک مثل کہانی کے رنگ میں بیان ہوئی ہے۔ کہانی تو طویل ہے لیکن اس کا خاتمہ کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ بات کرنے والا بڑے فخریہ انداز میں کہتا ہے کہ 'پدرم سلطان بود' کہ میرا باپ بادشاہ تھا۔ اپنی حالت کا کچھ ذکر نہیں کرتا کہ خود کس پوزیشن میں ہے۔ یہی حال ان احمدی بھائیوں کا ہے جو بڑے فخریہ انداز میں جماعت کو نجات یافتہ قرار دیتے ہوئے اپنے آپ کو ناجی تصوّر کرتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے بھولے سے بھی کبھی کسی تک پیغام حق پہنچانے کی کوشش نہیں کی ہوتی!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی حدیث میں نجات یافتہ صرف اور صرف اسی کو قرار دیا گیا ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے طریق کو اختیار کرتا ہے اور جیسا کہ عرض کر چکا ہوں قرآن کریم کی سورہ یوسف کی مذکورہ بالا آیت واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کو واضح کر رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین (جن میں آپ کے صحابہ صف اول میں تھے)

کا طریق دعوۃ الی اللہ تھا۔ لہٰذا جب تک ہر احمدی آنحضرت ؐ کے طریق کو اپنا کر داعی الی اللہ نہیں بنتا اس کا اپنے آپ کو نجات یافتہ قرار دینا کسی صورت میں بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔

دعوۃ الی اللہ کی اسی اہم ذمہ داری کی وجہ سے ہی ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۴ء کیلئے جب اپنا پیغام ارسال فرمایا تو اس میں تاکید فرمائی کہ "ہر احمدی مستعد مبلغ بن جائے کیونکہ اس زمانہ میں دعوۃ الی اللہ کا فریضہ جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ جب تک دین ہدیٰ غالب نہیں آتا کسی احمدی کو اس فرض سے پہلوتہی نہیں کرنی چاہیئے۔ میں نے اپنے خطبات اور تقاریر میں جماعت کو التزام کے ساتھ اس کی تلقین کی ہے۔ اس سے غفلت نہ برتیں اور اس عظیم جہاد کیلئے کمربستہ ہو جائیں۔ خدا کی تائید و نصرت کے نشان جماعتِ احمدیہ کے شامل حال ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کو غالب کرنے کیلئے جوش میں ہے، اپنی تمام قوتیں، اپنی تمام صلاحتیں اور اپنی تمام استعدادیں دین اسلام کی سربلندی کے لئے بروئے کار لائیں۔"

برادران کرام! قرآن کریم میں سورہ الحج میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج: ۷۹) یعنی اللہ کے راستہ میں ایسا جہاد کرو ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو اور سورۃ الفرقان میں جہاد کبیر کو قرآن کریم کے ساتھ مخصوص فرما دیا جہاں فرماتا ہے وجاھدھم بہ جھاداً کبیراً کہ قرآن کریم کے ذریعہ سب دنیا کے ساتھ جہاد کر جو سب سے بڑا جہاد ہے یعنی تبلیغ کا جہاد۔ تلوار کا جہاد اور نفس کے جہاد اور دوسرے اور جہاد سب چھوٹے ہیں۔ صرف قرآن کا جہاد ہی ہے جو سب سے بڑا اور عظیم الشان جہاد ہے۔ یہ وہ تلوار ہے کہ جو شخص اس پر پڑے گا اس کا سر کاٹا جائے گا اور جس پر یہ پڑے گی وہ بھی مارا جائے گا۔ یا اسلام کی غلامی اختیار کر کے زندہ جاوید ہو جائے گا۔ اگر گذشتہ چودہ سو سال میں بھی ساری دنیا میں اسلام نہیں پھیلا تو اس کی یہ وجہ نہیں کہ یہ تلوار کند تھی بلکہ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں نے اس تلوار سے کام لینا چھوڑ دیا۔ اب خدا نے پھر احمدیت کو یہ تلوار دیکر کھڑا کیا ہے اور پھر اپنے دین کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

سورہ الفرقان کی اس آیت کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "جو شخص نماز روزہ اور حج اور زکوٰۃ کا پابند نہیں اس کے اندر جہاد کی روح ہی پیدا نہیں ہو سکتی اور جس کے اندر جہاد کی روح پیدا نہ ہو اس نے جہاد کیا کرنا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ ہر مومن کیلئے نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ نہایت اہم چیزیں ہیں اور جب تک وہ ان کو پورا نہ کرے اس کے اندر اسلام کی روح پیدا نہیں ہو سکتی اور اسلام کی روح پیدا ہونے کے بعد اس کا فرض ہے کہ قرآن ہاتھ میں لے کر تمام غیر مسلم دنیا کے مقابلہ میں نکل کھڑا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے جہاد کے متعلق انفرادی طور پر مسلمانوں کو مخاطب کیا ہے نہ کہ جماعتی طور پر۔ اور ہر مسلمان پر جہاد فرض کیا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جہاد سے مراد جہاد بالقرآن ہے، جہاد بالسیف نہیں۔ کیونکہ جہاد بالسیف طاقت کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اور طاقت صحت کیساتھ ہو سکتی ہے لیکن اگر ایک فرد بھی ایمان کامل رکھتا ہو تو اسلام اسی کا فرض قرار دیتا ہے کہ وہ قران کے ساتھ جہاد کیلئے نکل کھڑا ہو۔ باقی لوگ اس کے ساتھ آہستہ آہستہ آملیں گے، مگر اسے ان کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے ..."۔ (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۵۱۲، ۵۱۳)

اسی جہاد کبیر یعنی جہاد بالقرآن کی تاکید ایک دوسری آیت میں بھی کی گئی جو سورۃ العنکبوت میں ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ (آمیت ۴۶) اور اس کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو توجہ دلائی ہے کہ تم قران کریم ہاتھ میں لو اور دنیا میں نکل جاؤ اور خود بھی قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو، اور دوسروں کو بھی قرآن سناؤ اور ان سے عمل کرواؤ۔ اور پھر جو لوگ اسلام کی خوبیوں سے روشناس نہیں ان کو بھی قرآن کریم کے ذریعہ اسلامی انوار اور برکات سے آگاہ کرو اور کوشش کرو کہ دنیا میں ہر جگہ قرآن کی حکومت ہو، اسلام کی حکومت ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہو۔" (تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۶۴۱)

برادران کرام! قرآن کریم نے دعوۃ الی اللہ کے اہم فریضہ کی طرف سورہ حٰم سجدۃ میں اس طرح توجہ دلائی ہے۔ فرماتا ہے: وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (آیت ۳۴) یعنی اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اس آیت کے متعلق حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے شخص کا قول جو دعوت الی اللہ کرتا ہے کس کے نزدیک دوسرے لوگوں کے قول سے بہتر ہے؟ سو ایک تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے قرآن نازل کیا اور دوسرے اس سے مراد اہل بصیرت ہیں کیونکہ احسن کا لفظ ایک تو اس حسن پر بولا جاتا ہے جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو اور دوسرے یہ لفظ اس حسن کیلئے بھی بولا جاتا ہے جس کا بصیرت سے تعلق ہو۔ اسی لئے حضرت امام راغب نے مفردات میں لکھا

ہے احسن قولا سے مراد یہ ہوگی کہ اللہ اور اس کے مقربین کے نزدیک اس سے زیادہ اچھا اور کوئی قول نہیں کہ انسان لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے۔"

"یہاں قول سے مراد ظاہری الفاظ بھی ہیں، اعتقاد بھی اور اعتقاد کے مطابق کئے جانے والے اعمال بھی کیونکہ قول کا لفظ قرآن کریم میں ظاہری الفاظ اعتقاد اور عمل تینوں پر بولا جاتا ہے۔ اسی لئے حقیقی مومن وہی کچھ زبان سے کہتا ہے جس پر اس کا پختہ اعتقاد ہوتا ہے اور پھر اس کا عمل بھی اس کے اعتقاد کے عین مطابق ہوتا ہے اور وہی اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس امر کی پرواہ کئے بغیر کہ دوسرے اسے کیا کہتے ہیں یا کیا نہیں کہتے خود کہے اننی من المسلمین ایسا قول تو جس کے ساتھ نہ اعتقاد ہو اور نہ عمل منافق کا قول ہوتا ہے، جو کسی لحاظ سے بھی قابلِ التفات نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قول بے عمل کا کھوکھلا پن ظاہر کرنے کیلئے منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ (المجادلۃ آیت ۹) یعنی اے رسول جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ایسے لفظوں میں دعا دیتے ہیں جن میں خدا نے دعا نہیں دی۔ مراد یہ کہ دعا میں بناوٹ کے طور پر مبالغہ سے کام لیتے ہیں اور پھر اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ کیوں اللہ منافقانہ قول کی وجہ سے ہمیں عذاب نہیں دیتا۔

اسی لئے قرآنی محاورہ کی رو سے قولِ احسن وہی قول ہوگا جس میں ظاہری الفاظ صحیح عقیدہ اور عمل تینوں شامل ہوں۔ یہ معنے امام راغب نے مفردات میں کئے ہیں اور استدلال انہوں نے قرآن مجید کی اس آیت سے کیا ہے الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (البقرہ: ۱۵۷)۔ انہوں نے اس آیت سے استدلال کر کے قولِ احسن میں اقرار، اعتقاد اور عمل تینوں کو شامل کیا ہے۔ قولِ احسن کے ان معانی کی رُو سے دعا الی اللہ کے معنی ہوں گے خود قولی، اعتقادی اور عملی لحاظ سے ایمان باللہ سے متصف ہو کر دوسروں کو خدا کی طرف بلانا۔ یعنی انہیں اس امر کی دعوت کرنا کہ وہ صحیح اعتقاد پر قائم ہو کر اعمال صالحہ بجا لائیں اور اس طرح اس کی ناراضگی سے بچیں اور اس کے پیار کو حاصل کرنے والے بنیں۔

یہ ہے دعوت الی اللہ۔ اور جو شخص بھی قولی، اعتقادی اور عملی لحاظ سے خود ایمان باللہ سے متصف ہو کر دوسروں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے وہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور یہ عرض کر سکے کہ اننی من المسلمین"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ ستمبر ۱۹۷۵ء بمقام لندن۔ مطبوعہ الفضل۔ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلّم نے یہی تعلیم دی ہے لیکن اب دوسروں پر لاٹھی مارنا آسان ہے لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۲۱۱)

اسی حقیقت کے پیشِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"داعی الی اللہ بننے کے لئے اپنے اندر ربنا اللہ کہنے کی اہلیت پیدا کرنی ضروری ہے ... ربنا اللہ کا دعویٰ کرنے والوں پر کئی قسم کے ابتلا آتے ہیں جن کے دوران استقامت دکھانی ہوتی ہے ... اللہ کا بڑا ہی عظیم احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو استقامت کی توفیق بخشی ہے، اور بخشتا چلا جا رہا ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ فروری ۱۹۸۳ء)

جس نے داعی الی اللہ بننا ہے اس کیلئے لازم ہے کہ پہلے وہ اپنے ربّ کو پائے اور اس سے ذاتی تعلق قائم کرے ... اگر عمل صالح کی شرط پر عمل نہ ہو رہا ہو تو دعوتِ الی اللہ کامیاب نہیں ہوتی۔ عمل صالح کی بھی توفیق خدا کو پانے کے نتیجہ میں ہی ملتی ہے۔ ... اگر تم خدا کو پا لیتے ہو تو تم اس لائق ہو کہ دنیا کو خدا کی طرف بلاؤ۔ اس سے زیادہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں، اگر ہے تو خدا خود اسے پورا کر دے گا۔" (خطبہ جمعہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۳ء)

برادران کرام! اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو حقیقی اسلام کی سے روحانی نورانی آنکھیں عطا فرمائی ہیں اور اس عظیم نعمت کا شکرانہ اس بات کا تقاضا کر رہا ہے کہ تمام وہ لوگ جو اس بینائی سے محروم گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں انہیں ہدایت کا راستہ دکھائیں۔

ایک واضح بات ہے کہ اگر ایک سڑک کے کنارے کوئی گڑھا ہو اور اس کے پاس ایک بینا آدمی کھڑا ہو اور اچانک ایک نابینا کا وہاں سے گزر ہو اور وہ بینا آدمی نابینا کو خبردار نہیں کرتا کہ حافظ صاحب آگے گڑھا ہے دائیں یا بائیں طرف سے ہو کر گزریں اور وہ نابینا شخص اس گڑھے میں گر جاتا ہے تو آپ تمام اس بینا شخص کو ملزم ٹھہرائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنکھیں دی تھیں آپ نے اس نابینا کو رستہ کیوں نہیں دکھایا کہ وہ گڑھے میں گرنے سے بچ جاتا۔

بعینہٖ اسی طرح جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے نور سے منور کیا ہے اگر آپ روحانی بصیرت کی آنکھوں سے محروم لوگوں کو ہدایت کا رستہ بتا کر گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے نہیں بچاتے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ ملزم اور جوابدہ ہوں گے۔

اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا :

"امر واقعہ یہ ہے کہ احمدیت دنیا کو ہلاکتوں سے بچانے کا آخری ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ آخری ذریعہ ان معنوں میں کہ اگر یہ بھی ناکام ہو جائے تو دنیا نے لازماً ہلاک ہونا ہے۔ پھر اس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ ... یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے اس لئے میں بار بار یہ اعلان کرتا ہوں کہ داعی الی اللہ بنو۔ دنیا کو نجات کی طرف بلاؤ۔ دنیا کو اپنے رب کی طرف بلاؤ ... ہر احمدی بلا استثناء مبلغ ہے۔ وہ وقت گزر گیا کہ جب چند مبلغین پر انحصار کیا جاتا تھا۔ اب تو بچوں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا۔ بوڑھوں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا یہاں تک کہ بستر پر لیٹے ہوئے بیماروں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا اور کچھ نہیں تو وہ دعاؤں کے ذریعہ ہی تبلیغ کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ... احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے سوا اور کوئی طریق انسان کے بچنے کا نہیں۔" (خطبہ جمعہ ۴ مارچ ۱۹۸۴ء)

برادران کرام ! آپ کی خدمت میں دعوت الی اللہ کی اہمیت اور اس سلسلہ میں ہر احمدی کی عظیم ذمہ داری بیان کرنے کے بعد ایک دو باتیں مزید عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو فرعون کی طرف بھیجا تو اس وقت ایک ارشاد یہ دیا کہ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى۔ (طٰہٰ : ۴۵)۔ تم دونوں اس سے نرم نرم کلام کرو شاید کہ وہ سمجھ جائے یا ہم سے ڈرنے لگے۔

اسی طریق کی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"ہمارے لوگ مخالفین سے سختی سے پیش نہ آیا کریں۔ ان کی درشتی کا نرمی سے جواب دیں اور ملاطفت سے سلوک کریں۔ چونکہ یہ خیالات مدت بعید سے ان کے دلوں میں ہیں، رفتہ رفتہ ہی دور ہوں گے۔ اس لئے نرمی سے کام لیں۔ اگر وہ سخت مخالفت کریں تو اعراض کریں مگر اس بات کے لئے اپنے اندر قوتِ جاذبہ پیدا کرو اور قوت جاذبہ اس وقت پیدا ہوگی جب تم صادق مومن بنو گے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صـ ۲۳۲)

دعوت الی اللہ میں کامیابی کے حصول کیلئے انبیاء کرام کے نمونہ میں اور بالخصوص سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں دعا ایک عظیم اور نتیجہ خیز ہتھیار ہے ۔ حضرت موسیٰؑ کو جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا تو انہوں نے فوراً اپنے قادر مطلق خدا سے التجا کی رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ (طٰہٰ : ۲۶ تا ۲۹) یعنی اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور جو فرض مجھ پر ڈالا گیا ہے اس کو پورا کرنا میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے (حتیٰ کہ) لوگ میری بات آسانی سے سمجھنے لگیں۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس درد و کرب سے مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے دعائیں کیں اس کی حقیقت کو جہاں قرآن کریم نے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ (یعنی شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے (الشعراء : ۴)) کے الفاظ میں بیان فرمایا وہاں آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ نے اس کا نقشہ اپنی کتاب برکات الدعاء میں اس طرح کھینچا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں :

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم وبارك عليه واله بعدد همه وغمه وحزنه لهذه الامة وانزل عليه انوار رحمتك الى الابد۔" (برکات الدعاء صـ ۱۰-۱۱)

ضروری اعلان

بعض احباب نے ایسے لیٹر ہیڈ (پیڈ) چھپوائے ہوئے ہیں جن پر "حضور اقدس" "خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ" یا "حضرت امیر المومنین" لکھا ہوا ہے۔

حضور اقدس نے ایسے خطوط کو جو چھپے ہوئے پیڈز پر آتے ہیں ناپسند فرمایا ہے۔ گذارش ہے کہ آئندہ کوئی بھی ایسا شائع شدہ پیڈ استعمال نہ کرے۔ جزاکم اللہ

عبدالرشید بھٹی

جنرل سیکرٹری ما

فضلِ ایزد ہو طلوع تب ہی سحر ہوتی ہے

جناب خلیق بن فائق گورداسپوری

جب کسی قوم پہ مولا کی نظر ہوتی ہے
کوششِ دشمنِ ناداں سے بے اثر ہوتی ہے

مشکلیں لاکھ ہر اک گام پہ آتی ہیں مگر
ہو توکّل سے بہ خدا سہل ڈگر ہوتی ہے

ظُلم اور جبر و مصائب کی گھٹاؤں میں سدا
عزم و ہمت سے بسر ان کی عمر ہوتی ہے

استقامت سے قدم آگے بڑھانے والے
ان ہی لوگوں کو عطا فتح و ظفر ہوتی ہے

راہِ مولا میں مجُاہد کو خُدا کی نُصرت
ہر گھڑی، صُبح و مسا، شام و سحر ہوتی ہے

ڈگمگا سکتے نہیں ان کے کبھی پائے ثبات
گرچہ ہر راہ گزر پُر بہ خطر ہوتی ہے

دشمنِ جان کی پرواہ نہیں دیں کی راہ میں
یہ جماعت تو سدا سینہ سپر ہوتی ہے

آخرکار سیاہ رات بھی ڈھل جائے گی
فضلِ ایزد ہو طلوع تب ہی سحر ہوتی ہے

تیری ہی ہم کو مدد چاہیئے میرے پیارے
تیرے در پر سے بھلا کس کو مفر ہوتی ہے

عرض کرتا ہے خلیق آج تیری درگاہ میں
تیری رحمت پہ سدا میری نظر ہوتی ہے

کلمہ کے محافظ

اسیرانِ راہِ مولا کی کہانی

مکرم رشید احمد چوہدری ، پریس سیکرٹری ما

لاریب کلمہ طیبہ ہر احمدی مسلمان کی جان ہے لیکن آجکل تو پاکستان میں یہی کلمہ احمدی کی پہچان بن چکا ہے۔ جہاں کسی کو کلمہ طیبہ کا بیج لگائے دیکھا جھٹ لوگ اندازہ لگا لیتے ہیں کہ یقیناً یہ شخص احمدی ہوگا۔ بسا اوقات کلمہ کے دشمن مولوی حضرات اس شخص کا پیچھا کرتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تم کون ہو؟ معلوم ہونے پر مکوں اور لاتوں سے حتیٰ کہ ڈنڈوں اور لاٹھیوں تک سے اسکی مرمت شروع کر دیتے ہیں اور پھر اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ اس "خدمت اسلام" میں پولیس کو بھی حصہ دار بنانے کیلئے فوراً تھانہ کا رخ کرتے ہیں۔ اس طرح احمدیوں کو کلمہ کی خاطر مختلف قسم کی ایذائیں اور اذیتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ احمدی نوجوان بھی خوب جانتے ہیں کہ قربانی کے یہ مواقع کوئی روز تھوڑے نصیب ہوا کرتے ہیں، اس لیئے شوق سے کلمہ کا بیج لگائے پھرتے ہیں اور اس طرح کلمہ کے محافظ اوباش مولویوں، ان کے چیلوں اور پولیس کے سپاہیوں سے مار کھا کھا کر جیلوں میں جاتے ہیں اور اپنے عمل سے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کر دیتے ہیں۔ ذیل میں دو ایسے ہی اسیران راہ مولا کی کہانی بیان کی جاتی ہے جن کو ۱۹۸۵ء میں کلمہ کی خاطر جیل جانا پڑا۔

فضل آباد سندھ کے رہنے والے ایک احمدی نوجوان حمید احمد طاہر، چند اور احمدی نوجوانوں کے ساتھ ۲۰ اپریل ۱۹۸۵ء کو کلمہ کا بیج لگا کر کنری پہنچے کنری ریلوے سٹیشن کے قریب ایک مولوی اور ایک لڑکے نے انہیں روکا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے، پھر آپ نے یہ کلمہ کا بیج کیوں لگایا ہوا ہے۔ احمدی نوجوان نے جواب دیا مولوی صاحب! کلمہ طیبہ ہماری جان ہے، یہ ہمارا ایمان ہے اس لیئے ہم کلمہ کا بیج لگاتے ہیں، اس پر مولوی نے لڑکے سے کہا کہ تو ادھر کھڑا رہ اور ان کو دیکھتے رہنا، میں پولیس کو بلاتا ہوں، ابھی ان کے ایمان کا پتہ چلتا ہے۔ احمدی نوجوان نے کہا مولوی صاحب آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں ہمیں بتائیں ہم پولیس والوں کے پاس خود چلتے ہیں۔ اس پر وہ غیر احمدی پولیس کو بلانے چلا گیا اور احمدی نوجوان مولوی کے ساتھ شہر کا رخ کر کے تھانہ کی طرف چل پڑے۔ حمید احمد طاہر بیان کرتے ہیں کہ ابھی ہم نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا سامنے سے وہ لڑکا پانچ پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ آتا دکھائی دیا۔ جب وہ قریب آ گئے تو میں نے پولیس والوں کو السلام علیکم کہا مگر جواب دینے کی بجائے اس نے مجھے زور سے مکا مارا۔ میں نے بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا۔ اس پر مولوی اور پولیس والوں کو بہت غصہ آیا۔ ایک نے میرے کندھے سے کپڑا اتار کر میرے گلے میں ڈالا اور اس کو اتنا مروڑا کہ میرا سانس گھٹنے لگا۔ دوسرے نے میرے بازو پکڑ لیئے اور مجھ پر گھونسوں کی بارش شروع ہو گئی۔ ادھر مولوی ان کو برابر اکساتا رہا اور کہتا رہا اسے جتنا مارو گے جنت میں جاؤ گے، اس طرح پولیس ہمیں شہر کی گلیوں میں پھراتی ہوئی تھانہ لے آئی۔ انچارج تھانہ نے سپاہیوں سے پوچھا کہ کیا ان کی مرمت بھی کی ہے؟ پولیس نے جواب دیا کہ خوب مرمت کی ہے۔ اسی اثناء میں کئی مولوی اور بے شمار دیگر لوگ تماشہ دیکھنے آ گئے۔

تھانیدار نے ہمیں پوچھا کہ آپ نے یہ بیج کیوں لگائے ہیں اور کس کے کہنے پر لگائے ہیں۔ میں نے جواب دیا کلمہ ہمارا ایمان ہے اسلیئے لگائے ہیں، اس پر تھانیدار نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ انہیں اور مارو، چنانچہ پولیس کے سپاہی ایک دفعہ پھر ہم پر پل پڑے، اور دس پندرہ منٹ تک ہمیں مارتے رہے پھر تھانیدار نے مجھے کہا کہ کلمہ کا بیج اتار دو۔ میں نے ہمت سے جواب دیا کہ یہ ہاتھ کلمہ کا بیج لگانے کیلئے ہیں اتارنے کیلئے نہیں۔ تھانیدار پھر گرجا، "جن ہاتھوں سے یہ بیج لگایا ہے انہیں سے اترے گا"۔ میں نے ایک دفعہ پھر جرأت کی اور کہا "خدا کی قسم یہ ہاتھ کٹ تو سکتے ہیں، مگر کلمہ کا بیج نہیں اتار سکتے"۔ اس پر تھانیدار مزید بگڑا اور کہا "تمہارا باپ بھی اتارے گا"۔ اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ ابھی اور مرمت کرو۔ کافی مار چکنے کے بعد پھر مجھے بیج اتارنے کیلئے کہا گیا میرے انکار پر تھانیدار نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ تم اس کا بیج اتارو اور اس کو ننگا کر کے الٹا لٹا کر ہنٹر سے مارو تاکہ دوسروں کو عبرت ہو چنانچہ ایک پولیس کے سپاہی نے میرا بیج اتارا اور مجھے ننگا کر کے زمین پر الٹا لٹا دیا گیا، پھر ایک نے میرے بازو مروڑ کر پیچھے کمر کے ساتھ لگائے، دوسرے نے میری ٹانگوں کو

پکڑا اور میری کمر پر چڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ تیسرے نے مجھے ہنٹر مارنے شروع کیے لیکن خدا کی قسم مجھ میں بلا کی ہمّت آ گئی اور میں نے مار کھاتے ہوئے بھی اونچی آواز سے کلمہ طیبّہ کا ورد شروع کر دیا۔ اس پر تھانیدار کو طیش آیا اور کہا دیکھتے نہیں ہو ابھی تک کافر کلمہ پڑھ رہا ہے' اس پر ایک پولیس والے نے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ کر اتنی زور سے دبایا کہ میری آواز نکلنا بند ہو گئی۔ پولیس والوں نے سمجھا کہ بے ہوش ہو گیا ہوں۔ اس پر تھانیدار نے کہا کہ چھوڑ دو' اور مجھے چھوڑ دیا گیا۔ میں زمین سے اٹھا اور پھر کلمہ طیبّہ پڑھا۔ تھانیدار بولا بڑا ڈھیٹ ہے' ابھی کلمہ پڑھ رہا ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم اگر میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دو تو ہر ٹکڑے سے کلمہ کی صدا بلند ہو گی۔ میرا حلق خشک ہو چکا تھا۔ دن کے دس بج چکے تھے۔ میں نے پولیس والوں سے پانی مانگا مگر انہوں نے مجھے پانی نہ دیا، اور ایک بجے تک بٹھائے رکھا، پھر لاک اَپ میں بند کر دیا' وہاں پانی پینے کو میسر آیا تو جان میں جان آئی۔ رات کے دس بجے ہمیں پولیس کی گاڑی میں بٹھا کر عمر کوٹ جیل روانہ کر دیا گیا۔ ہم چھ خدام تھے اور دس پولیس والے تھے۔ راستہ بھر وہ ہمیں مارتے رہے کوئی ۲ گھنٹہ کا سفر طے کر کے ہم جیل پہنچے۔ جیل میں ہمارے دیگر احمدی بھائی بھی موجود تھے جو کلمہ کی محبّت کی خاطر جیل بھگت رہے تھے۔ جیل کے اندر ہم کئی نظمیں اونچی آواز سے پڑھتے تھے اور یہ نظم تو ہم نے جیل کے حکام کو بھی سنائی ع دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو...

ان کے علاوہ میں نے پنجابی زبان میں بھی چند اشعار کہے جن سے ہمارے جذبات کی عکاسی ہوتی ہے، وہ یہ ہیں :

اینہاں جیلاں تو نہیں ڈرنا   اساں کلمہ طیبّہ پڑھنا
نام اسلام دا روشن کرنا

اے کلمہ ساڈی جان اے   بِن محمدؐ کوئی نہ تھاں اے
اساں ہس ہس سولی چڑھنا   اینہاں جیلاں تو نہیں ڈرنا
اساں کلمہ طیبّہ پڑھنا   نام اسلام دا روشن کرنا
خلیفۂ وقت دا فرمان اے   ساڈا راکھا رب رحمان اے
ساوں یار محمدؐ کھڑنا   اینہاں جیلاں تو نہیں ڈرنا
اساں کلمہ طیبّہ پڑھنا
نام اسلام دا روشن کرنا

آخر ہماری ضمانت ہوئی اور ہم جیل سے باہر آ گئے۔ جماعت کے دوستوں نے مبارک باد دی کہ ہم نے اسیرانِ راہ مولا میں اپنا نام شامل کر لیا۔

ایک اور احمدی نوجوان جن کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی نو کوٹ سندھ کے رہنے والے سلیم احمد زاہد تھے۔ انہیں بھی مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۸۵ء کو پولیس نے کنری سے گرفتار کیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ۔ گرفتار کرتے ہی سات آٹھ پولیس کے سپاہیوں نے لاٹھیوں سے ہمیں بے تحاشہ پیٹنا شروع کر دیا۔ پھر ہمیں بازار میں گھمایا گیا اور ساتھ ہی تشدّد جاری رکھا، اس کے باوجود ہم کلمہ طیبّہ کا ورد کرتے رہے۔ جب پولیس سٹیشن پہنچے تو تھانیدار نے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے بتایا کہ نو کوٹ کا رہنے والا ہوں' اس پر اسے بہت طیش آیا۔ کہنے لگا، لو اب یہ باہر سے بھی آنے لگے ہیں، اور پھر پولیس کے سپاہیوں کو کہا کہ ان کو اتنا مارو کہ دوسرے دیکھ کر ڈر جائیں اور گرفتاری کیلئے اپنے آپ کو پیش نہ کریں۔ اس پر پولیس والوں نے ہمیں زمین پر لٹا کر خوب مارا۔ مارنے کے بعد تھانیدار نے کہا کہ یہ بیج اتار دو' ورنہ تمہاری چمڑی ادھیڑ دوں گا۔ میں نے جواب دیا یہ نہیں ہو سکتا، سر چلا جائے مگر اپنے سینہ سے کلمہ بیج نہیں اتاروں گا۔ اس پر اس نے ایک سپاہی کو کہا کہ چمڑے کا پٹہ لے آؤ اور اس کو اتنا مارو کہ کھال اتر جائے چنانچہ اس نے حکم کی تعمیل کی اور پٹے سے پورے زور کے ساتھ مارنے لگا جب وہ تھک گیا تو دوسرا آگے بڑھا اور اپنے دل کی بھڑاس نکال لی، اس کے بعد تھانیدار نے میرے سینہ سے کلمہ طیبّہ کا بیج نوچا اور حکم دیا کہ سب کو لاک اَپ میں بند کر دو۔ تھانیدار کے جانے کے بعد پولیس کے سپاہیوں نے ہماری تلاشی لی اور میری جیب میں سے سَو روپے نکال لیے، ایک اور خادم کی کلائی کی گھڑی اتار لی اور یہ چیزیں ہمیں واپس نہیں کی گئیں۔

اس تشدّد کے دوران ایک مجمع تھانہ کے باہر جمع ہو گیا تھا اور یہ سارا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ لاک اپ انتہائی گندی جگہ تھی' ہر جگہ بدبو تھی' پیشاب کرنے تک کو کوئی جگہ نہیں تھی۔ وہاں سے رات کو ہمیں ہتھکڑی لگا کر نکالا گیا اور عمر کوٹ جیل پہنچایا گیا۔ جیل میں باآواز بلند ہم مختلف نظمیں پڑھتے رہے جن میں یہ نظم بھی شامل تھی ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو ⁂ راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو

یہ قِصّہ صرف دو نوجوانوں کا نہیں بلکہ ان سینکڑوں جوانوں کا ہے جنہیں ملک کے مختلف حصّوں میں کلمہ کا بیج لگانے کی وجہ سے جیلوں میں جانا پڑا، اور طرح طرح کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ پھر بات یہاں ہی ختم نہیں ہو جاتی گرفتاری کے بعد مقدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ چلتا ہے۔ بار بار عدالتوں کے چکر لگانے پڑتے ہیں اور پھر عدالتوں سے احمدیوں کو کلمہ طیبّہ کا بیج لگانے کے جُرم میں کڑی سزائیں مِلتی ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہمارے ایک احمدی دوست مکرم محمود احمد شمس کو جو ہیوی میکینکل کمپلیکس ٹیکسلا میں سیلز مینجر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں کلمہ بیج لگا کر نماز پڑھنے کی وجہ سے ایک سال قید اور ایک ہزار روپے کی سزا سنائی گئی۔ ایک اور دوست مکرم ارشاد اللہ تارڑ آف گوجرانوالہ کو بھی کلمہ طیبہ کی بنا پر حال ہی میں ایک سال قید اور ایک ہزار روپے

(باقی صـ 21 پر)

قائدِ اعظم کا تصوّرِ حکومت

مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

یہ مقالہ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۹۰ء کو فرینکفرٹ میں منعقد ہونے والے سیمینار "تخلیق پاکستان سے تعمیر پاکستان تک" میں پڑھا گیا
اس سیمینار کی صدارت مکرم پروفیسر ڈاکٹر حسن عسکری رضوی صاحب (ہائیڈل برگ یونیورسٹی نے کی تھی (ادارہ)

یہ امر ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہے کہ بانیٔ پاکستان حضرت قائد اعظم محمد علی جناح کے ذہن رسا میں یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح تھی کہ پاکستان کی نوزائیدہ مملکت میں قائم ہونے والے نظام حکومت کے خدوخال کیا ہوں گے اور اپنی اصل کے لحاظ سے وہ کس قسم کا نظام حکومت ہوگا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ برصغیر میں مسلمانوں کے اکثریتی علاقوں پر مشتمل ایک علیحدہ مملکت کے قیام کا مطالبہ کرنے اور پھر اس کو حقیقت کا جامہ پہنانے والے عظیم قائد کے ذہن میں نئی مملکت کے لئے نظام حکومت کا سرے سے کوئی واضح تصوّر موجود نہ ہو۔ آپ کے ذہن میں نظام حکومت کا واضح اور غیر مبہم تصوّر موجود تھا اور راہنمائی کے رنگ میں آپ نے قوم کو اس سے آگاہ بھی فرمادیا تھا۔

قائد اعظم کا تصوّرِ حکومت کیا تھا؟ —— اس امر پر روشنی ڈالنے سے پہلے بعض باتوں کی وضاحت ضروری ہے، اور وہ یہ ہیں:

اوّل: قائد اعظم پاکستان میں ایک ایسا مثالی اسلامی نظام حکومت قائم کرنا چاہتے تھے جو عہدِ حاضر کے جدید تقاضوں سے پوری طرح ہم آہنگ ہو۔

دوم: یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ایسا مثالی اسلامی نظام حکومت وہ لوگ ہرگز قائم نہیں کر سکتے تھے جنہیں اپنی جگہ عالم فاضل ہونے کے باوجود عہدِ حاضر کے جدید تقاضوں کا سرے سے کوئی علم ہی نہ تھا۔ یہ کام انجام دینے کے صرف وہی لوگ اہل ہو سکتے تھے جو اسلام کی روح سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ عہدِ حاضر کے جدید تقاضوں سے بھی پوری طرح آگاہ ہوں۔

سوم: قائد اعظم نے حصول پاکستان کی جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے برصغیر کے مسلمانوں کے درمیان جو عدیم النظیر اتحاد قائم کیا تھا، وہ فرقہ واریت یعنی فرقہ وارانہ اختلافات سے یکسر بالا تھا اور یہ کہ پاکستان کے قائم و دائم رہنے اور ترقی کی منازل طے کرنے کے لئے اُس اتحاد کا قائم و برقرار رہنا ضروری تھا۔ اس لحاظ سے قائد اعظم کا تصوّرِ حکومت فی ذاتہٖ یقیناً اسلامی تو تھا لیکن اپنی ہیئت ترکیبی اور اپنے عملی نفاذ کے اعتبار سے فرقہ واریت سے یکسر مبرّا تھا۔ وہ اتحاد کو مستحکم کرنے والا نظام تھا نہ کہ تشتّت و افتراق کو ہوا دینے والا۔

قائد اعظم کے تصوّرِ حکومت کے تعلق میں ان تین بنیادی امور کو واضح کرنے کے بعد اب ہم اس طرف آتے ہیں کہ عصر حاضر اور اس کے تقاضوں کے پیشِ نظر مثالی اسلامی نظام حکومت سے قائد اعظم کی کیا مراد تھی؟ قائد اعظم اس حقیقت سے اچھی طرح آگاہ تھے کہ اسلام تا قیامت قائم و دائم رہنے والا اس زمین پر اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین ہے اس لئے اسلام اپنی اس حیثیت میں غیر محدود تعمیر و ترقی کا علمبردار ہے۔ وہ انسانوں کو پیچھے لے جانے یا صرف کسی ایک منزل تک پہنچانے نہیں بلکہ انہیں آگے سے آگے لے جانے اور ہر شعبۂ حیات میں نئی منزلیں طے کرنے کے قابل بنانے کے لئے دنیا میں آیا ہے۔ اسی لئے اسلام نے نظام حکومت کے بنیادی اصول تو ضرور بیان کئے ہیں لیکن نظام حکومت کا کوئی معیّن، حتمی و دائمی تفصیلی نقشہ یا خاکہ پیش نہیں کیا تاکہ نظام حکومت کو آئندہ زمانوں کے جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی گنجائش ہمیشہ موجود رہے۔ اسلام نے اس امر کو ہر زمانے کے مسلمانوں کی صواب دید پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنے حالات کے مطابق جِس قِسم کا نظامِ حکومت چاہیں وضع کرلیں۔ لیکن باہمی مشاورت سے جو نظام حکومت بھی وہ اپنے لئے وضع کریں اس میں اسلام کے مقرر کردہ رہنما اصولوں کا جاری و ساری رہنا ضروری ہے۔ قائد اعظم کا تصوّرِ حکومت اس بدیہی حقیقت پر مبنی ہونے کے باعث قدامت پرستانہ نہیں بلکہ ترقی پسندانہ نظام حکومت کا آئینہ دار تھا۔

اس لحاظ سے قائد اعظم کے ذہن میں جو تصوّرِ حکومت تھا، اسے "اسلامی سیکولرازم" کے نام سے موسوم کیا جاسکتا ہے کیونکہ نظام حکومت

سے متعلق قائدِ اعظم کے ارشادات میں جہاں ہمیں اسلامی اصولوں سے رہنمائی حاصل کرنے کے واضح اشارے ملتے ہیں وہاں ان اشاروں کے باوصف عملاً ایک سیکولر نظام حکومت کا نقشہ ہی ابھر کر سامنے آتا ہے۔ دین سے گہرا شغف رکھنے والے بعض مخصوص طبقوں کے نزدیک "اسلامی سیکولرازم" کی اصطلاح تعجب انگیز ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر جذباتی ہونے کی بجائے خالص معروضی رنگ میں سوچا اور غور کیا جائے تو ایسے طبقوں کی طرف سے تعجب کا اظہار بے محل نظر آئے بغیر نہیں رہتا۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ جب اسلام نے نظام حکومت کا کوئی معین حتمی اور دائمی نقشہ پیش نہیں کیا تو یکسر لادینی نظام حکومت کو چھوڑ کر ہر وہ نظام حکومت جو اسلام کے بیان کردہ رہنما اصولوں پر مبنی ہو اسلامی نظامِ حکومت کہلائے گا۔ خواہ وہ "سیکولر نظام" ہی کیوں نہ ہو۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ بعض روشن دماغ اور بالغ نظر علماء اس امر کے مؤید ہیں کہ اگر سیکولر نظام حکومت اسلام کے بیان کردہ اصولوں پر استوار کیا گیا ہو تو اسے "اسلامی سیکولر نظام حکومت" کہنا قطعاً قابل اعتراض نہیں ہوسکتا

اس کے ثبوت میں میں جنرل ضیاء الحق صاحب کے محترم استاد سینٹ سٹیفنز کالج دہلی میں السنہ شرقیہ کے شعبہ کے مدارالمہام، دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل نامور عالم دین، دہلی سے شائع ہونے والے بلندپایہ دینی مجلّہ "برہان" کے مدیرِ شہیر مولانا سعید احمد اکبر آبادی ایم اے کا ترقی پسندانہ نقطۂ نظر پیش کرتا ہوں۔ وہ اپنے ایک مضمون میں جو انہوں نے آج سے قریباً تیس سال قبل حکومت پاکستان کی رہنمائی کی غرض سے نصیحتاً لکھا تھا، رقم فرماتے ہیں :

"اسلام میں چونکہ حکومت کی کوئی شکل متعین نہیں ہے اس لئے لادینی حکومت کو مستثنیٰ کر کے حکومت کی جتنی قسمیں ہوسکتی ہیں وہ اسلامی حکومت کی بھی ہوسکتی ہیں۔ مثلاً ہم کہہ سکتے ہیں کہ شخصی حکومت اسلامی بھی ہوسکتی ہے اور غیر اسلامی بھی۔ اسی طرح جمہوری حکومت بھی اسلامی اور غیر اسلامی دونوں طرح کی ہوسکتی ہے ... اسی طرح حکومت کی ایک قسم سیکولر ہے۔ اور سیکولر کی تعریف اگر یہ ہے کہ تمام مذاہب آزاد ہوں گے اور ریاست کے ہر شخص کو یکساں شہری حقوق حاصل ہوں گے تو اس معنیٰ کے اعتبار سے سیکولر کی بھی دو قسمیں ہوسکتی ہیں۔ ایک اسلامی اور دوسری غیر اسلامی۔ اگر سیکولر حکومت میں اسلام کا قانون عدل نافذ ہے تو یہ اسلامی ہے ورنہ نہیں۔"

(رسالہ "برہان" دہلی جون ۱۹۶۲ء صـ۳، ۴)

مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میثاق مدینہ کے تحت مدینہ کی ریاست میں جس پہلی اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی تھی اس کا نظام حکومت اسلامی سیکولرازم کا آئینہ دار تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس مضمون کی دوسری قسط میں یہ بھی تحریر فرمایا :

"کئی سال ہوئے موصوف (مشہور محقق محترم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب مقیم پیرس) کا ایک مضمون "اسلامی سٹیٹ" پر "الاسلام" کراچی میں شائع ہوا تھا اس میں انہوں نے اس حکومت (مدینہ میں قائم ہونے والی پہلی اسلامی حکومت) کے لئے سیکولر کا لفظ بھی استعمال کیا ہے اور اسکی غالباً وجہ یہی ہے کہ سیکولرازم کے عناصر ترکیبی صرف دو چیزیں ہیں۔ ایک مملکت کے ہر شخص کا شہری حقوق میں مساوی ہونا اور دوسرے تمام مذاہب کا آزاد ہونا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سٹیٹ (میثاق مدینہ کے تحت قائم ہونے والی پہلی اسلامی سٹیٹ) کے لئے جو دستور منظور فرمایا تھا اس میں یہ دو چیزیں صراحت کے ساتھ موجود تھیں۔" (رسالہ "برہان" جولائی ۱۹۶۲ صـ۳)

دینی علوم میں خصوصی دسترس رکھنے والے ایک نامور عالم دین کی اس واضح تصریح کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ قائدِ اعظم کا تصوّرِ حکومت اسلامی ہوتے ہوئے بھی سیکولر نظام حکومت کا آئینہ دار تھا۔ قائدِ اعظم اچھی طرح جانتے تھے کہ ہمارے مخصوص دینی طبقے ایک غیر لچکدار اور جامد تصورات کی وجہ سے ایسا اسلامی نظامِ حکومت وضع کرنے کے اہل نہیں ہیں جو دورِ حاضر کے جدید تقاضوں سے پوری مطابقت رکھتا ہو۔ اسی لئے آپ نے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان فرمایا کہ پاکستان کا نظامِ حکومت اسلامی تو ہوگا لیکن اپنی ہیئت میں ہوگا ماڈرن جمہوری پارلیمانی نظام اور یہ کہ "تھیوکریسی" یعنی ایسی مذہبی حکومت سے جس میں مذہب کے بنیادی اصولوں کی بجائے دینی عالموں اور ان کی تصریحات کو بالادستی حاصل ہو، اس نظام حکومت کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اس واضح اور دوٹوک اعلان کے علاوہ آپ نے قیام پاکستان کے ابتدائی ایام میں ہی پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں ارکینِ اسمبلی کی رہنمائی کی غرض سے اپنے تصوّرِ حکومت پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ چنانچہ آپ نے ۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء کو دستور ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :

"اگر تم اس جذبے کے تحت متحد ہو کر کام کرو گے کہ تم میں سے ہر ایک خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو، ماضی میں اس کے تعلقات تمہارے ساتھ کیسے ہی رہے ہوں، خواہ اس کا رنگ، اس کی ذات اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو، وہ اوّل، دوم اور آخر اس مملکت کا شہری ہے جس کے حقوق و فرائض بالکل مساوی ہیں تو تمہارے عروج و ترقی کی کوئی انتہا نہ ہوگی ... میں اس معاملہ پر انتہائی زور دینا چاہتا ہوں۔ ہمیں اس سپرٹ میں کام شروع کر دینا چاہیئے ... تم آزاد ہو اس مملکت پاکستان میں۔ تم اپنے مندروں میں آزادانہ

جا سکتے ہو اور مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے میں بھی تم آزاد ہو۔ **تمہارا مذہب، تمہاری ذات، تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو، کاروبارِ مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ... ہم اس بنیادی اصول کی بنا پر آغازِ کار کر رہے ہیں کہ ہم شہری ہیں اور ایک مملکت کے مساوی شہری ہیں۔** ... میرے نزدیک اب ہمیں اسی نصب العین کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ پھر تم دیکھو گے کہ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد نہ ہندو ہندو رہیں گے۔ نہ مسلمان، مسلمان رہیں گے۔ مذہبی معنوں میں نہیں کیونکہ وہ تو ہر شخص کا ذاتی عقیدہ ہے بلکہ سیاسی معنوں میں سب ایک مملکت کے مساوی شہری ہوں گے۔"

پاکستان میں قائم ہونے والے نظام حکومت سے متعلق یہ نظریہ سیکولر نظام حکومت کا آئینہ دار ہے بایں ہمہ ہے یہ ایک اسلامی نظریہ۔ چنانچہ مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے اپنے محولہ بالا مضمون میں قائد اعظم کی اس معرکہ آرا تقریر کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے پیش کردہ نظام حکومت کو اسلام کے مطابق قرار دیا۔ مولانا نے لکھا :

" یہ سیکولرازم (یعنی قائد اعظم کا اپنی تقریر میں بیان فرمودہ اسلامی سیکولر نظامِ حکومت) اسلام کی ضِد نہیں، بلکہ جیسا کہ آپ نے ابھی دیکھا عین اسلام کی تعلیم ہے۔ اس بنا پر ہم سمجھتے ہیں کہ مسٹر محمد علی جناح نے مذکورہ بالا تقریر میں پاکستان گورنمنٹ کی آئندہ شکل وصورت کے بارے میں جو کچھ فرمایا، بالکل بجا فرمایا اور اسلام کی تعلیمات کے عین مطابق فرمایا۔"

(رسالہ "برہان" جولائی ۱۹۶۲ء صد)

یہ ایک حقیقت ہے کہ آنے والی حکومتوں نے اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کی سعیٔ لاحاصل میں قائد اعظم کے تصوّرِ حکومت کو اپنی سیاسی مصلحتوں کی بھینٹ چڑھا دیا۔ جن دینی شخصیتوں نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں قائد اعظم کے مذکورہ بالا تصوّرِ حکومت کو غیر اسلامی اور سراسر نا قابل قبول قرار دیا تھا انہیں حتمی اور آخری سند قرار دیکر بالا ہی بالا حکومت پر مسلّط کر دیا گیا اور قانون ساز اداروں کو ان کی تصریحات کے مطابق قوانین وضع کرنے کا پابند قرار دے دیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا اور نکلنا ہی تھا کہ فرقہ داریت ابھرتی چلی گئی اور قائد اعظم کا قائم کردہ اتحاد متاثر ہوئے بغیر نہ رہا تشتّت وافتراق کی ایسی ہوا چلی کہ ہر بندھن ٹوٹنے اور شیرازہ بکھرنے لگا۔ حتیٰ کہ جتنے دینی مسلک موجود ہیں ان کی اپنی اپنی فقہ کے نفاذ کے اتنے ہی مطالبے زور وشور سے کیئے جانے لگے۔ قائد اعظم نے مختلف عصبیّتوں میں بٹے اور بکھرے ہوئے افراد کو ہی متحد نہیں کیا تھا بلکہ سیاسی سطح پر مسلمانان برصغیر کے فکر وعمل میں اتحاد پیدا کر کے افتراق کے ہر رخنہ کو دُور کر دکھایا تھا۔ آج ایک رخنہ ہی نہیں عصبیّتوں کے رخنے پیدا ہو چکے ہیں اور سیاسی فکر وعمل کا اتحاد پارہ پارہ ہوتا نظر آ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم ایک فکر انگیز اور تشویشناک صورت حال سے دوچار ہیں اور ٹُک ٹُک دیدم دم نہ کشیدم کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔

میں یہ کہہ کر اپنی معروضات کو ختم کرتا ہوں کہ خود ہماری اپنی پیدا کردہ الجھنوں کا حل قائد اعظم کے نظریات کی طرف واپس لوٹنے میں مضمر ہے۔ اس عظیم قائد کے نظریات کی طرف لوٹنا جس نے ہمارے لیئے ایک علیحدہ وطن کا حصول ممکن کر دکھایا اور اس بنا پر وہ قائد اعظم کہلایا ہمارے لیئے چنداں مشکل نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لیئے حوصلہ ہارنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ وہ وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب قائد اعظم کے قائم کردہ پاکستان میں قائد اعظم کے نظریات پر کماحقہٗ عمل ہو گا اور ان کے نظریات کو عملی جامہ پہنانے کے نتیجہ میں پاکستان خوب پھولے پھلے گا اور ترقی کرے گا اور اس طرح اقوام عالم میں بہت بلند اور باعزت مقام حاصل کر لیگا۔

تخلیق پاکستان سے تعمیر پاکستان تک کے درمیانی مراحل میں اتار چڑھاؤ کی کیفیت کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ اس اتار چڑھاؤ کی کیفیت میں سے گزر کر ہی تعمیر پاکستان کی تکمیل کے مرحلے کا سر ہونا بہرصورت وبہرحال حتمی اور یقینی ہے۔ درمیان میں آڑے آنیوالی عارضی اور وقتی تاریکیوں میں قائد اعظم کے نظریات آج بھی دلیل صبح روشن کا کام دے رہے ہیں اور آنیوالی نسلوں کیلئے بھی دلیل صبح روشن کا کام دیں گے اور بالآخر صبح روشن طلوع ہو کر رہے گی۔ ذَالِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ

قطعہ !!

عجب یہ دور کہ جس سے جہاں گزرنے لگا
جو ہنس کے جی نہ سکا، مسکرا کے مرنے لگا
محبّتیں نہیں القاب کی طرح گہری
کہ مال وزر سے قلم فیصلے بدلنے لگا

الطاف قدیر۔ کینیڈا

گھانا کے جلسہ سالانہ کی بے مثال کامیابی، چودہ ۱۴۰۰۰ ہزار افراد کی شرکت

جماعت احمدیہ کے افراد ذمہ دار شہری اور روحانی برتری کے حامل ہیں: سربراہ مملکت گھانا

امیرِ جماعت گھانا کا مکتوب حضور اقدس کی خدمت میں

میرے پیارے آقا ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ! السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں تشکر کے اظہار کے ساتھ حضور اقدس کی خدمت میں جماعت گھانا کے سالانہ جلسہ کی بے مثال کامیابی کی اطلاع دینے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ یہ جلسہ سالٹ پونڈ میں ۲۲ اور ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء بروز جمعرات، جمعہ کو منعقد ہوا۔

سربراہ مملکت عزت مآب فلائیٹ لیفٹیننٹ جیری جان راؤلنگز نے افتتاحی اجلاس میں شرکت فرما کر اسے رونق بخشی۔ اپنے خطاب میں صدر مملکت نے اس نمایاں کارکردگی کی تعریف کی جو گھانا کے صحت، زراعت اور تعلیم کے شعبہ جات میں دکھائی ہے اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ حکومت گھانا کے شکریہ اور داد کی مستحق ہے۔ انہوں نے خاص طور پر گندم کی کاشت کے پہلے کامیاب تجربہ کا ذکر کیا جس میں جماعت نے قوم کے ساتھ حصہ لیا ہے اور فرمایا اس قسم کے دلیرانہ اقدامات کی حکومت بھی حمایت کرنے کیلئے تیار ہے۔ انہوں نے جماعت کی طرف سے پیش کئے گئے ان چار تعلیمی وظائف کا خصوصی شکریہ ادا کیا جن کے تحت پاکستان میں تعلیم دی جائے گی اور صرف ایک شرط ہے کہ تعلیم کے بعد انہیں اپنے وطن (گھانا) کی خدمت کیلئے واپس جانا ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ انہیں افسوس ہے کہ بعض مسلمان اس بات پر دکھی ہیں کہ احمدیوں کے ساتھ اچھا سلوک ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اچھے سلوک کا کوئی تعلق مذہب کے ساتھ نہیں بلکہ صرف اور صرف معیار اور کردار ہے۔ اس سے کچھ زیادہ ہے اور نہ کچھ کم۔ لیکن شائد سب سے اچھا خراج تحسین جو انہوں نے جماعت کو پیش کیا وہ یہ تھا کہ ممبران جماعت اپنے سر اس فخر سے بلند کر سکتے ہیں کہ وہ ذمہ دار شہری اور روحانی برتری کے بجا طور پر حامل ہیں۔ الحمدللہ۔ انہوں نے جماعت کی اس لئے بھی تعریف کی کہ یہ پہلی مذہبی تنظیم ہے جس نے ملک میں مذاہب کی کونسل کے قیام کی وکالت کی اور کہا کہ ملک میں مذہبی رواداری اور یکجہتی کیلئے یہ ایک ضروری اقدام ہے۔

صدرِ مملکت کی تقریر کو ملک کے تمام اخبارات میں نمایاں طور پر شائع کیا گیا۔ اسی طرح ریڈیو اور ٹی وی پر نصف سے زیادہ وقت خبروں میں ہماری کانفرنس کا تذکرہ رہا۔ خاکسار نے صدرِ مملکت کو قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پیش کی۔ اسے قبول کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا "میں اس کا مطالعہ کروں گا، اور اس کی بعض آیات کی مدد سے تبلیغ کروں گا"۔ گھانا کی صد سالہ اظہارِ تشکر کی تقریبات کا یہ بہت شایانِ شان نقطہ عروج تھا چودہ ہزار احباب نے کانفرنس میں شرکت کی۔ اجتماعی نمازِ تہجد، تقاریر اور کھیلوں کی سرگرمیاں منعقد ہوئیں۔ ڈپٹی سیکرٹری برائے نوجوانان اور کھیل بھی اجلاس میں شامل ہوئے۔ خطبہ جمعہ میں جو میں نے دیا اور دس شرائط بیعت پر مشتمل تھا، ریکارڈ کیا گیا۔ اور نصف گھنٹہ کے اسلامی پروگرام "عقیدہ" میں ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور اقدس کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست کے ساتھ اخبارات کے تراشے اور ٹی وی کی خبروں کی ریکارڈنگ ارسال کی جا رہی ہے۔ گھانا کی ترقی اور جماعت کی بہتری کیلئے حضور اقدس کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ والسلام حضور کا ادنیٰ غلام دستخط

(مولوی عبدالوہاب آدم)

امیر و مشنری انچارج۔ گھانا

انگریزی سے ترجمہ

عبدالرحیم احمد

محترم ہدایت اللہ صاحب بنگوی افسر جلسہ سالانہ انگلستان کا امیر جماعت احمدیہ جرمنی کے نام مکتوب

محترمی برادرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے فرض میں کوتاہی ہوگی کہ اگر میں ٹلفورڈ اسلام آباد میں مورخہ ۱۱ اگست سے ۱۳ اگست تک منعقد ہونے والے صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان کے موقع پر آپ کی جماعت کے جملہ اراکین کی بروقت اور بھرپور مدد، اور ان کی اخلاص سے بھری رضاکارانہ خدمات پر، جو کہ انہوں نے نائب امیر محترم شریف خالد صاحب کی قابل اور کامیاب قیادت میں انجام دیں۔ جماعت احمدیہ انگلستان کی جانب سے بالعموم اور اپنی جانب سے بالخصوص آپ کو اظہار تشکر و ممنونیت کے جذبات نہ پہنچاؤں۔

اس حقیقت سے انکار نہیں ہے کہ اگر آپ اتنی تعداد میں اور اس قدر تجربہ کار اور اطاعت و فرمانبرداری کا نمونہ دکھانے والے رضاکار نہ بھجواتے تو ہمارے ہر شعبے میں کئی پہلوؤں سے انتظامی کمی رہ جاتی۔ خاص طور پر آپ کے رضاکار رجسٹریشن، جلسہ گاہ، کچن، کھانا پکانے، رہائش اور روٹی پلانٹ پر بہت ہی مددگار ثابت ہوئے۔ یہ ڈیوٹی کوئی آسان اور معمولی کام نہیں تھا۔ اس قابلِ ستائش کام پر ہم سب ان کے بہت شکرگزار ہیں۔ انہوں نے تمام عرصہ غیر معمولی تندہی اور فرض شناسی سے اور تمام وقت حاضر رہ کر اپنے کام کو سرانجام دیا اور کسی بھی شعبے کی طرف سے جہاں انہیں متعین کیا گیا تھا۔ ہمیں کسی قسم کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

برادرم شریف خالد صاحب کی موجودگی بھی جہاں تک مجموعی انتظامات اور نگرانی کا تعلق ہے۔ ہمارے لئے کسی عطیے سے کم نہ تھی۔ وہ بہت ہی ممد معاون اور مددگار ثابت ہوئے۔ خاص طور پر میرے لئے تو بہت ہی اطمینان اور ہمت بڑھانے کا موجب تھا کہ ہم نے انہیں جب بھی ضرورت کے وقت میں بلایا وہ اور ان کے کارکنان بلا تاخیر و تامل حاضر ہو گئے اور ہمیں ان کی کمی محسوس نہ ہوئی۔

افسوس ہے کہ اس وقت ممکن نہیں کہ ہر ایک کا ذکر نام لیکر کیا جائے۔ برائے مہربانی ہمارے جذبات، نیک خواہشات اور دلی شکریہ ہر ایک کو فرداً فرداً پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے خوش ہو اور ان کی اسلام و احمدیت کی خاطر کردہ خدمات و قربانیوں کو قبول فرماوے اور اس کا احسن بدلہ انہیں عطا فرماوے۔ (آمین)

والسلام۔ آپ کا مخلص

ہدایت اللہ بنگوی۔ (افسر جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان)

نوٹ: اسی طرح مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد افسر جلسہ گاہ، جلسہ سالانہ انگلستان نے بھی ان دوستوں کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے جلسہ گاہ کے اندر انتظامات میں بھرپور مدد کی۔ خاکسار بھی ڈیوٹی دینے والے بھائیوں کا شکرگزار ہے۔ محمد شریف خالد

"خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ اسے قائم کرے۔" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صد سالہ جشن تشکر کی تصویری جھلکیاں

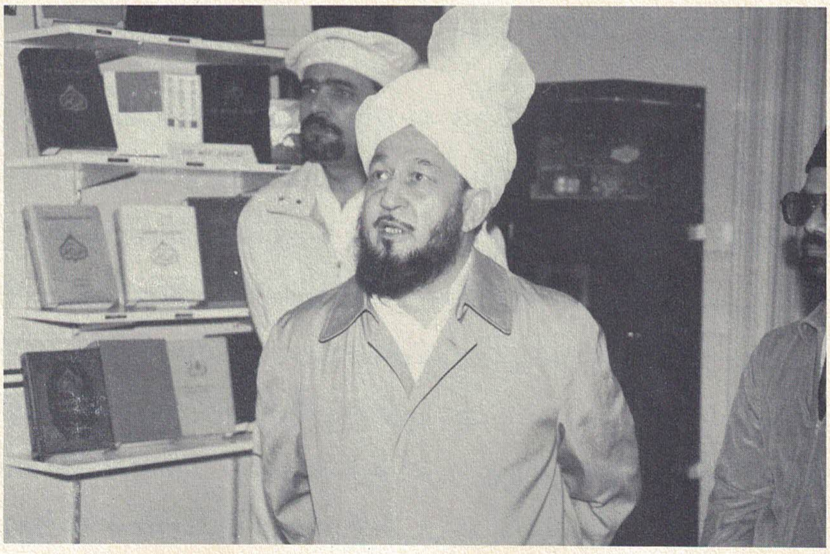

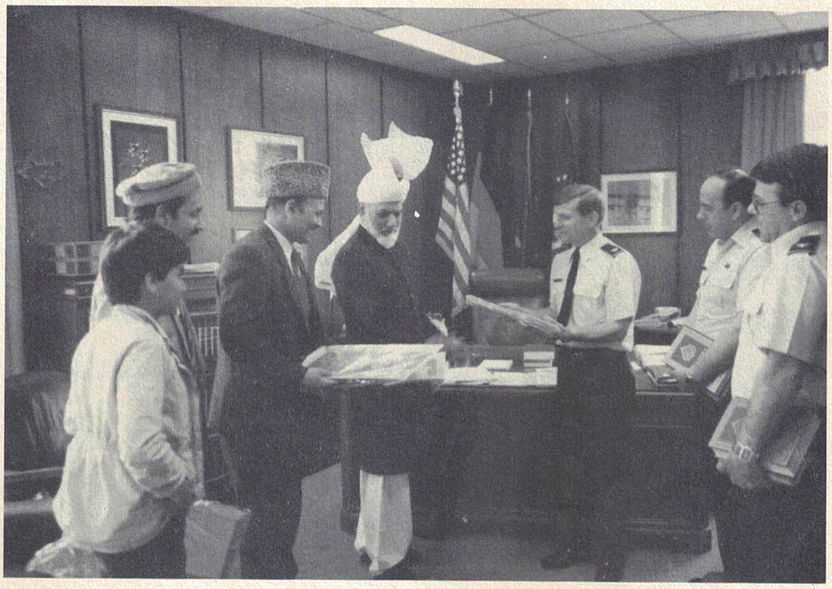

علمائے کرام حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیں

۲۱/۲۰۔ اپریل کی درمیانی رات نامعلوم افراد نے لاہور میں مولانا طاہر القادری کے گھر پر کلاشنکوفوں سے پچاس منٹ تک فائرنگ کی۔ گولیاں بیڈ روم کے دروازے کے شیشوں کو توڑ کر اندر گئیں۔ مکان کی ہر طرف دیواروں پر گولیاں لگیں۔ مولانا طاہر القادری نے اسے قاتلانہ حملہ کہا ہے اور اس کا الزام اسلامی جمہوری اتحاد کے رہنماؤں پر عائد کیا ہے جو (ان کے الفاظ میں) انہیں راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

کچھ عرصے سے مختلف مذہبی فرقوں کے علما کے قتل اور ان پر قاتلانہ حملوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ مولانا احسان الٰہی ظہیر کو بم سے قتل کیا گیا۔ مولانا حق نواز جھنگوی نامعلوم افراد کی گولیوں سے قتل ہوئے۔ دو شیعہ علماء کو قتل کیا گیا اور اب مولانا طاہر القادری کے گھر پر گولیاں برسائی گئیں جس کا مقصد مولانا موصوف کو خوفزدہ اور مرعوب کرنا بھی ہو سکتا ہے اور اسے قاتلانہ حملہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

سب سے پہلا سوال تو یہ ذہن میں آتا ہے کہ یہ "نامعلوم" افراد آخر کب بے نقاب ہوں گے؟ کیا یہ جنات کی طرح کوئی غیر مرئی مخلوق تو نہیں؟ کراچی اور حیدر آباد میں "نامعلوم" افراد کہیں سے آتے ہیں اور گولیاں برساتے غائب ہو جاتے ہیں۔ لاہور میں اسلام پورہ میں بھی اسی نامعلوم مخلوق نے گولیاں چلائی تھیں۔

"نامعلوم" افراد سے ایک شک یہ بھی ذہن میں ابھرتا ہے کہ بھارت کے ایجنٹ پاکستان میں رہ کر تخریب کاری میں سرگرم ہیں۔ حکومت کی طرف سے بھی ان کے بارے میں واضح اشارے دیئے جا چکے ہیں۔ اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ بھارت نے تخریب کاری کا یہ طریقہ اختیار کیا ہو کہ ایک مذہبی فرقے کے راہنما کو قتل یا اس پر قاتلانہ حملہ کر کے یہ مشہور کر دیا جائے کہ یہ کسی دوسری مذہبی جماعت کا کام ہے۔ اس سے مختلف جماعتوں کے مابین عداوت کا اور انتقام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ملک میں بدامنی پھیلائی جاتی ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ ہماری پولیس کہاں ہے؟ سینٹرل انٹیلی جنس بیورو اور آئی ایس آئی کہاں ہے؟ کیا پولیس کو علماء کرام جیسی شخصیتوں سے کوئی دلچسپی نہیں؟ پولیس اپنی موجودگی کا احساس اس طرح کے اخباری بیانوں سے دلاتی ہے کہ تفتیش کے لیے دو ٹیمیں بنا دی گئی ہیں۔ کچھ دنوں بعد خبر آتی ہے کہ شُبے میں اتنے افراد کو زیر حراست لے لیا گیا ہے۔ حکمرانوں کے بیان چھپتے ہیں کہ قاتلوں کو معاف نہیں کیا جائے گا، لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ قاتل ہیں کہاں؟ وہ تو لگتا ہے جیسے قاتلوں کو معاف کر دیا گیا ہے، ورنہ اب تک پکڑے نہ جاتے؟

پھر ایک سوال اور ہے —— قتل اور قاتلانہ حملوں کا نشانہ علما کو کیوں بنایا جا رہا ہے؟ — مولانا طاہر القادری کا یہ الزام قابل غور ہے کہ انہیں اسلامی جمہوری اتحاد کی بعض جماعتوں کے لیڈر اپنے راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے مقتول علما کے فرقوں کی طرف سے ایسے بیان بھی اخباروں میں آئے ہیں جن میں دوسرے فرقوں پر قتل اور قاتلانہ حملوں کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

فرقوں سے ہماری مراد صرف شیعہ سُنّی نہیں بلکہ سنّیوں کے بھی فرقے ہیں۔ اس الزام کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو مختلف فرقے ایک دوسرے پر عائد کر رہے ہیں۔ ہمارے ہاں مذہبی فرقہ بندی اور تفرقہ بازی عداوت کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ مختلف فرقوں کے علماء ایک دوسرے کے پیچھے باجماعت نماز پڑھنا تو دور کی بات ہے ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہو کر باجماعت نماز پڑھنے کو بھی جائز نہیں سمجھتے۔ آپس میں ان کا رویّہ اس حد تک معاندانہ ہو چکا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے وجود کو بھی برداشت نہیں کرتے ہر ایک نے احکام الٰہی کو، قرآن اور احادیث کو اپنے اپنے عقائد کے سانچوں میں ڈھال رکھا ہے۔ منافقت کا یہ عالم ہے کہ سب اتحاد المسلمین کی باتیں کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دراصل یہ کہنا چاہتا ہے کہ میرے فرقے میں آجاؤ، میرے ہاتھ پر بیعت کر لو اور یہ اتحاد المسلمین ہو گا۔

بعض مذہبی جماعتوں نے اپنی اپنی یوتھ فورس بنا رکھی ہے جس میں نوجوانوں پر جنت، حوروں اور میٹھی شراب کا نشہ طاری کر کے انہیں فوجی ٹریننگ دی جاتی ہے اور انہیں ہنگامہ آرائی اور مخالف جماعتوں کو مرعوب اور ہراساں کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مولانا طاہر القادری نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں بھیجنے کیلئے ایک فوج تیار کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ فوج بھی دوسری جماعتوں کی یوتھ فورس جیسی ہوگی

اور اس کا استعمال ملک کے اندر بھی ہو سکتا ہے۔ مسجد کے لاؤڈ سپیکروں پر مختلف فرقوں کے مولویوں کی لڑائیاں تو روزمرّہ کا معمول ہے۔

جماعت اسلامی کی طرح مولانا طاہر القادری نے بھی اپنی جماعت کو سیاسی بنا دیا ہے اور اس کا نام "پاکستان عوامی تحریک" رکھا ہے۔ یہ سلسلہ چل نکلا ہے تو توقع رکھی جا سکتی ہے کہ زُود یا بدیر تمام مذہبی جماعتیں سیاست میں آ جائیں گی اور مذہب کو سیاسی حربے کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

ہم حیران ہیں کہ ان مذہبی جماعتوں کے پاس اتنی زیادہ دولت کہاں سے آتی ہے کہ وہ کروڑوں روپے اپنے کیمپس اور مراکز تعمیر کرنے پر صرف کر رہے ہیں اور اپنی اپنی یوتھ فورس پر اٹھنے والے اخراجات بھی پورے کر رہے ہیں۔

سیاسی عزائم رکھنے والے ان علماء دین کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں، صرف اسلام کی سربلندی اور اس کے فروغ کیلئے کر رہے ہیں لیکن ان کے دماغوں میں کون ڈالے کہ ان کے اعمال کا پہلا شکار اسلام ہوا ہے۔ اسلام ان کے ہاتھوں کی پہلی CASUALTY ہے۔

ہم علماء کرام سے استدعا کرتے ہیں کہ اسلام کے حال پر رحم کریں اور اس عظیم مذہب کو کلاشنکوفی سیاست سے بچائیں۔ اسلام اس دنیا میں پیدا ہونے والے ہر انسان کی منزلِ مقصود ہے اور اسے اس منزل تک رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ باہمی اختلافات کو بھلا کر دنیا کو اسلام کا اصلی چہرہ دیکھنے دیں تاکہ بنی نوع انسان کو اپنی منزل نظر آ سکے۔

اسلام کا اصلی روپ ظاہر کرنے کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ ملّائیت کو پاپائیت کی طرز پر ایک نیا طبقہ نہ بنائیں۔ تبلیغ اسلام اور نیابتِ منبرِ رسولؐ کو پیشہ بھی نہ بنائیں۔ اس سے مذہبی دوکانداری کا تصوّر پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر فرقے کا مولوی اپنی دال روٹی کے لئے تفرقہ بازی کا بیج بوتا ہی رہتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس گئے گذرے دَور میں ایسے علماء کی بھی کمی نہیں جو اس مذہبی اور فرقہ وارانہ تفرقے کو نفرت سے دیکھتے ہیں، لیکن ان کی تعداد اتنی کم ہے کہ وہ اس تفرقے کو مٹا نہیں سکتے۔

اس وقت دشمن ہمارے سر پر کھڑا ہے۔ ہمیں اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی ضرورت جتنی آج ہے اتنی کبھی نہیں تھی۔ مذہبی تفرقے کو بھلا کر ہی ہم قومی یکجہتی کا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔

جس وقت تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کیا اس وقت بغداد فرقہ وارانہ تفرقے کی وجہ سے بٹا ہوا تھا۔ تاتاریوں کیلئے بغداد پر قبضہ کرنا اسی لیے ممکن ہوا کہ اہل بغداد نے اپنے علماء کی باتوں میں آ کر فرقہ وارانہ مناظروں میں الجھ گئے تھے، لیکن تاتاریوں کی تلواروں کے لیے وہ صرف مسلمان تھے۔ اس فرقہ پرستی نے دریائے دجلہ کے پانی کو مسلمانوں کے خون سے لال کر دیا تھا۔

آج ہمیں فرقہ پرستی کو ختم کر کے دشمن کے مقابلہ کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنا پڑے گا۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تمام علماء فرقہ بندی سے توبہ کر کے حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیں۔

مئی ۹۰ء

(عنایت اللہ۔ ایڈیٹر ماہنامہ "حکایت"۔ ماہنامہ حکایت کے شکریہ کے ساتھ)

بقیہ : کلمہ کے محافظ

جرمانہ کی سزا دی گئی۔ پھر آپ کو معلوم ہے کہ 'شیرِ خوشاب' جناب محمد جہانگیر جوئیہ کو کلمہ بیج کی وجہ سے متعدد بار جیل جانا پڑا۔ اس کے باوجود وہ عدالت میں کلمہ بیج لگا کر پیش ہوتے رہے۔ مقدمات کے دوران مولوی صاحبان نے جج پر رعب ڈالنے کیلئے کئی ہتھکنڈے استعمال کیے۔ جلوس کی شکل میں عدالت کے باہر نعرے لگاتے رہے مگر احمدیوں کے جذبۂ حق و صداقت میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔

آج کل ہمارے ایک اور دوست ماسٹر نصیر احمد صاحب آف سرگودھا کا کیس ہائی کورٹ میں چل رہا ہے۔ جن کو ماتحت عدالت نے کلمہ کا بیج لگانے پر ایک سال قید اور پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا دی تھی۔ اس ضمن میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ہائی کورٹ میں اس مقدمہ کی سماعت کے دوران ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب مسٹر نذیر احمد غازی نے یہ بیان بھی دیا ہے کہ "قادیانیوں کی جانب سے کلمہ طیبّہ کا بیج لگانا توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے، اور توہین رسالت کے جرم کی سزا موت ہے"۔

احباب کرام سے خصوصی طور پر دعا کی درخواست ہے، خصوصاً ان تمام اسیرانِ راہ مولا کیلئے جنہوں نے اپنی قربانیوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آج رُوئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی کلمہ کی محافظ ہے، اور جماعت احمدیہ کا ہر چھوٹا بڑا بشاشت کے ساتھ اس راہ میں ہر قربانی کیلئے تیار ہے۔

جو تپتی ریت پر بھُونا گیا ہو مثلِ بلالؓ
اسی کا حق ہے اذاں لا الٰہ الّا اللہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا ساتواں یورپین اجتماع

یورپ کی مجالسہائے خدام الاحمدیہ کا ساتواں سالانہ یورپین اجتماع امسال ۲۹، ۳۰ جون اور یکم جولائی ۱۹۹۰ء کو 'اسلام آباد' ٹلفورڈ۔ انگلستان میں منعقد ہو رہا ہے۔ خدام و اطفال ذوق و شوق سے اس میں شرکت کیلئے تیاری شروع کر دیں اور اپنے اسماء، ایڈریس اور پاسپورٹ نمبر کیساتھ نیشنل خدام الاحمدیہ۔ جرمنی سے رابطہ کریں۔ (صدر خدام الاحمدیہ جرمنی)

غزلیں

مِرا کمال تھا روتے ہوئے ہنسا لینا
ہر ایک رُوٹھے ہوئے شخص کو منا لینا

○

جُدائیوں کے سفر میں مرا یہ دل رکھ لو
کبھی دِیا نہ جلے تو اسے جلا لینا

○

چلا گیا ہوں مگر پھر بھی لوٹ آؤں گا
ندامتوں کے سمے میں مجھے بلا لینا

○

جو ایک شخص مجھے کائنات کہتا تھا
اسی نے آج کہا "مجھ کو اس سے کیا لینا"

○

جدائیوں کے کٹھن راستے میں مشکل تھا
عقیدتوں کے کِسی پھول کو کِھلا لینا

○

بس ایک شخص مرے بے وفا شہر میں تھا
جو چاہتا تھا مجھے موت سے بچا لینا

○

جگہ ملی نہ مجھے کارگاہِ ہستی میں
میں چاہتا تھا مزارِ وفا بنا لینا

○

یہ چند پھول متاعِ حیاتِ احمدؔ ہیں
سکوں سے مر تو سکوں گا انہیں چرا لینا

○

فرید احمد نوید ۔ ربوہ

اداس دل ہو تصوّر میں چاند بسنے لگے
ذرا ٹھہر کہ یہیں سے شباب چڑھنے لگے

○

جہاں کے تلخ حقائق ابھی بہت ہیں طویل
تصوّرات میں چل پیار کے مزے دے دے

○

تصوّرات محبت کی ماں بنے تھے اگر
جنم پہ شاد ہو، رونے پہ گود ہی لے لے

○

حسین بہت ہے مگر سوچ دم سے تیرے کیوں
ہر ایک دل کا جہاں پیار کی خوشی دیکھے

○

اکیلے دل تیری تنہائیاں یہ روزگار کے غم
یہ بیسہ پیار کی سوگن ہے ساتھ چل اس کے

○

زباں سے لفظ بھی چاہت کے کم وہ کہتا تھا
جو دل میں یاد ہے آتا تو چُپ مجھے رکھے

○

ہیں آرزو کبھی خواہش کبھی حقیقت خواب
تمام خواب نہیں تعبیر کے لیئے ہوتے

○

یہ کیفیت بھی محبّت کی شے عجب ہے قدیرؔ
نہ رُوح کی ہو تسلّی، نہ جسم کیں کہہ دے

○

الطاف قدیرؔ ۔ کینیڈا

شراب نوشی

خطرناک علامتیں، جان لیوا نتائج

ڈاکٹر وسیم احمد - ایم، بی، بی، ایس، - ہائیڈل برگ

بہت پرانے وقتوں ہی سے شراب ایک نشہ پیدا کردینے والی چیز کے طور پر جانی پہچانی جاتی ہے۔ اپنے اندر مدہوش و بے ہوش کردینے والی خصوصیات کی حامل یہ مائع شے قوّت کار کو کم کرکے بظاہر سکون و راحت پہنچانے کا باعث بھی بنتی ہے۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ جسمانی قوّت کو بیدار کرکے مزاج اور طبیعت میں تبدیلی پیدا کرتی ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے، بلکہ اس کے برعکس یہ دماغ (BRAIN) کے ایک حصّہ، جو دھڑکن پیدا کرنے والی تحریک (IMPULSIVE BEHAVIOUR) قوت فیصلہ (JUDGMENT) اور یادداشت (MEMORY) وغیرہ کو کنٹرول کرتا ہے کو سُست اور کسی حد تک مفلوج کرکے طبیعت میں تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ الکحل کی زیادہ مقدار یقینی طور پر الکحلیت (ALCOHOLISM) یعنی انسانی جسم پر شراب کے بداثرات، جان لیوا بیماریوں (FATAL-DISEASES) اور خطرناک سماجی اور معاشرتی مسائل، مثلاً ٹریفک کی قوانین شکنی و حادثات (TRAFFIC OFFENSES & ACCIDENTS)، تشدّد (VIOLENCE) اور ازدواجی کھینچا تانی (MARITAL STRAINS) وغیرہ کا باعث بنتی ہے۔ اس مضمون میں ہم شراب کی ماہیئت و فطرت (NATURE) اور اثرات (EFFECTS) کا تجزیہ کرنے کے علاوہ اس کی خطرناک علامتوں اور جان لیوا نتائج کا جائزہ بھی پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

شراب کی مختلف اقسام

شراب کو کئی ایک قدرتی پیداواروں اور مصنوعات جن میں پھل، اناج اور بیج وغیرہ شامل ہیں سے تیار کیا جاتا ہے۔

وہسکی (WHISKY) یہ پانی خمیر اور مختلف اناجوں سے تیار کی جاتی ہے جن میں جَو (BARLEY)، مکئی (MAIZ) اور رئی (RYE - گھٹیا گیہوں) شامل ہیں۔

وائن (WINES) انگوروں یا دوسرے پھلوں کے رس کو خمیر کے عمل (FERMENTATION) سے گزار کر تیار کی جاتی ہے۔ اس کے لئے خاص طور پر تیار کیا ہوا خمیر (YEAST) بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض وائنز میں چینی (SUGAR) اور سلفر ڈائی آکسائڈ (SULPHER DI-OXIDE) بھی شامل کی جاتی ہے۔ عام طور پر وائن میں ۹ سے ۱۲ فیصد الکحل ہوتی ہے لیکن خصوصی طور پر تیار کی گئی وائنز مثلاً SHERRY، PORT اور MUSCALTEL وغیرہ میں مزید الکحل ڈال کر اس کی مقدار کو ۱۸ سے ۲۲ فیصد تک بڑھا دیا جاتا ہے۔

بئیر (BEERS - ALES - LAGERS - CIDERS) یہ تمام شرابیں جَو (BARLEY)، HOPS (ایک خاص قسم کے پھل جو شراب میں تلخی پیدا کرتے ہیں)، چینی اور خمیر (YEAST) کا شعیرہ (MALT) بنا کر کشید کی جاتی ہیں۔ عام طور پر ان میں ۳ سے ۶ فیصد تک الکحل پائی جاتی ہے لیکن یہ مقدار ۱۰ فیصد تک بھی ہو سکتی ہے۔

تیز شراب (SPIRITS) یہ شراب کی سب سے زیادہ تیز شکل ہے جو مختلف اجزاء کو عمل خمیر (FERMENTATION) اور کشید کے عمل (DISTILLATION) سے گزار کر تیار کی جاتی ہے، اس طرح اس میں ۳۵ سے ۵۰ فیصد تک الکحل پائی جاتی ہے۔ عام طور پر اسپرٹ GIN، BRANDY، RUM، VODKA، WHISKY اور TEQUILA کی شکلوں میں دستیاب ہوتی ہے۔ ایک اونس اسپرٹ میں اندازاً ۱۵ ملی گرام الکحل موجود ہوتی ہے۔ نہایت تیز شیریں شراب (LIQUEUR) جس میں شکر اور دیگر ذائقہ و خوشبو وغیرہ شامل کردی جاتی ہے اور بھی زیادہ الکحل کی حامل ہوتی ہے۔

الکحل کے فوری اثرات

(۱) جب الکحل منہ (MOUTH)، حلق (THROAT) اور معدے تک خوراک پہنچانے والی نالی (GULLET) سے گزرتی ہے تو ان اعضاء کو سطح (LINING) کرنے والی غشائے مخاطی (MUCOUS MEMBRANES) پر مخرش اثرات (IRRITATION) ڈالتی ہے جس سے لعاب دہن (SLIVA) کا افراز و اخراج (SECRETION) بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح منہ سے الکحل کی بدبو بھی آنے لگتی ہے۔

(۲) الکحل معدہ کو سطح کرنیوالی غشائے مخاطی پر بھی مخرش اثرات ڈالتی ہے۔ اس کی زیادہ مقدار معدہ کی جھلی کو موٹا اور زیادہ سرگرم (OVER ACTIVE) بنا دیتی ہے جو بالآخر معدے کی غشائے مخاطی کے التہاب (INFLAMMATION) جسے GASTRITIS کہا جاتا ہے پر منتج ہوتی ہے۔ جس کی علامتوں میں ضعفِ معدہ، ہاضمہ کی خرابی (INDIGESTION)، قے ہونے کی حالت (RETCHING)، اور بھوک نہ لگنا (LOSS OF APPETITE) وغیرہ شامل ہیں۔ GASTRITIS کی حالت میں اگر رات کو الکحل کی کچھ مقدار استعمال کر لی جائے تو صبح کو صورت حال کافی پیچیدہ ہو جاتی ہے اور دوپہر تک کھانا پینا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

(۳) الکحل معدہ (STOMACH) اور چھوٹی بڑی آنتوں (INTESTINES) سے دوران خوراک میں جذب ہوتی ہے اور پھر خون کے ذریعہ دماغ اور دوسرے عضوات تک پہنچتی ہے۔ جگر (LIVER) میں ایک خاص انزائم کے عمل کی وجہ سے الکحل آہستہ آہستہ استحالہ (METABOLISM) کے عمل سے گزرتی ہے۔ (استحالہ: خلیات اور خمیر پیدا کرنے والے جراثیم کی تبدیلی جس سے خوراک زندہ اقسام میں تبدیل ہو جاتی ہے)۔ اور جسم میں اس کی مقدار کم ہونے لگتی ہے۔

(۴) دماغ جسم کا وہ حصہ ہے جہاں الکحل سب سے زیادہ اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ سارا نظام درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے۔ شعور و احساس (PER-CEPTION)، جوابی عمل و مزاحمت (REACTION) اور حرکت دینے والے اعضاء کی کارکردگی (PERFORMENCE OF MOTOR-NERVOUS SYSTEM) میں زبردست رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سیکھنے (LEARNING)، یاد رکھنے (REMEMBERING)، توجیہہ و دلیل (REASONING) اور سوچنے (THINKING) کے عمل بھی بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں جذباتی ردِعمل ہیں ڈر (FEAR)، بے چینی و بے آرامی (ANXIETY)، تناؤ (TENSION)، جھگڑا و فساد کی حالت (HOSTILITY)، گرم جوشی (GOOD WILL) اور صحت مند ہونے کا احساس (EUPHORIA) وغیرہ شامل ہیں۔ یہ ردِعمل مختلف لوگوں میں مختلف ہوتے ہیں، بلکہ ایک ہی شخص میں مختلف مواقع پر مختلف ہو سکتے ہیں۔

(۵) الکحل دل اور خون کی نالیوں سے متعلق نظام (CARDIO VAS-CULAR SYSTEM) کو بھی متاثر کرتی ہے جس کی وجہ سے دل کی دھڑکن اور خون کے دباؤ (BLOOD PRESSURE) میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

(۶) الکحل کی وجہ سے پیشاب (URINE) بننے اور خارج ہونے کے عمل میں تیزی آ جاتی ہے جس کی وجہ سے جسم میں پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا اثرات آہستہ آہستہ دور ہو جاتے ہیں، لیکن الکحل کا زیادہ استعمال ان بد اثرات اور پیچیدگیوں کے مستقل قیام کا باعث بن سکتا ہے۔

زیادہ اور مسلسل شراب نوشی کے مُضر اثرات

بھاری شراب نوشی کرنے والے افراد میں شراب کے بلاواسطہ یا بالواسطہ نتیجے کے طور پر ذیل میں دی گئی تمام یا کچھ حالتیں پائی جا سکتی ہیں:

(۱) الکحلیت (ALCOHOLISM) اس کے نتیجہ میں انسان طبعی اور نفسیاتی طور پر شراب سے وابستہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ (۲) اکثر اوقات بے ہوشی اور مدہوشی کی حالت (۳) متواتر و مسلسل سردرد (PERSESTENT-HEADACHE)، (۴) مرگی (EPILEPSY)، ایک مزمن اعصابی عارضہ جس میں تشنج اور بے ہوشی پیدا ہو جاتی ہے۔ (۵) گرنے پڑنے کی وجہ سے دماغی اور دیگر چوٹیں (۶) شخصیت اور انفرادیت کا متاثر ہونا (۷) پسینہ آنا (SWEATING) خاص طور پر رات کے وقت (۸) کم خوراکی کی وجہ سے خون و ہیموگلوبن کی کمی (ANEMIA) (۹) چہرے کا سرخ ہو جانا اور چہرے کی خون کی نالیوں کا بڑا ہو جانا (FACIAL FLUSHING) (۱۰) منہ کا سرطان (CANCER OF THE MOUTH) (۱۱) حلق کا سرطان (CANCER OF THE THROAT) (۱۲) بھوک میں مستقل کمی (PERMANENT LOSS OF APPETITE) (۱۳) قلت خوراک یا خراب خوراک (MAL NEUTRITION) کی وجہ سے وٹامنز کی کمی (۱۴) معدے کی غشائے مخاطی کا التہاب (GASTRITIS) (۱۵) معدے کا قرحہ یا زخم (GASTRIC ULCER) (۱۶) بارہ انگشتی آنت کا زخم (DUODENAL ULCER) (۱۷) موٹاپا — (OBESITY)

کیونکہ الکحل اپنے اندر زیادہ حرارے (CALORIE) والے اجزاء رکھتی ہے (۱۸) بلند افشارِ خون (HYPERTENSION) (۱۹) دل کی دھڑکن کی بے قاعدگی۔ مثلاً کبھی دل کی دھڑکن کا بند ہو جانا (ARRHYTHMIA)، یا ایک دم بہت تیز ہو جانا (TACHYCARDIA) (۲۰) دل کے عضلات کی بیماری (CARDIOMYOPATHY) (۲۱) پتہ میں پتھری (GALL-STONES)، (۲۲) پانقراس یا لبلبہ کی سوزش (PANCREATITIS) (۲۳) جگر میں چربی یا چربی دار مادّوں (LIPIDS) کا جمع ہونا (FATTY LIVER) (۲۴) جگر کا التہاب یا سوزش (HEPATITIS) (۲۵) جگر کا جھُلس کی بیماری میں مبتلا ہو جانا (CIRRHOSIS OF LIVER) (۲۶) جگر کا سرطان (CANCER OF THE LIVER) (۲۷) طبعی اور دماغی ہذیانی حالت (DELIRIUM) (۲۸) جنسی کمزوری (IMPOTENCY) — طبعی و نفسیاتی وجوہات کے باعث۔ (۲۹) ٹانگوں کی وریدوں کا پھول جانا (VERICOSE VEINS) (۳۰) نقرس (GOUT) جوڑوں کے درد کا عارضہ۔ اس کے علاوہ الکحل استعمال کرنے والے اشخاص میں مندرجہ ذیل اثرات بھی پائے جاتے ہیں: کام کرنے کی صلاحیت میں کمی، تشدّد اور جنسی رجحان میں اضافہ، ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی، گھبراہٹ اور دل کا بیٹھنا (DEPRESSION)، اکیلے پن کا احساس (LONELINESS)، اختیاری حرکت میں کمی۔ وغیرہ وغیرہ۔

خطرناک علامتیں

اگر شراب پینے والا شخص مندرجہ ذیل علامتوں میں سے کسی ایک میں بھی اپنے آپ کو ملوّث پائے تو اسے فوری طور پر، اور سنجیدگی سے اپنا جائزہ لینا چاہیئے۔ نیز اپنی اور اپنے کنبہ کی بہتری و بھلائی کیلئے اپنے ڈاکٹر یا کسی ماہر سے مشورہ لینا چاہیئے۔

(۱) بہت تیز یا ایک ہی گھونٹ میں سب پی جانا، یا یہ سمجھنا کہ باقی لوگ بہت آہستہ پیتے ہیں۔ (۲) ایسی ملازمت یا کام کی تلاش کرنا جہاں پینے پلانے کے زیادہ مواقع آسانی سے میسّر آسکتے ہوں (۳) اپنے آپ کو آئے دن ٹریفک کی قانون شکنی اور حادثات میں ملوّث پانا۔ (۴) آنکھوں کے سامنے اچانک اندھیرا چھا جانا یا یادداشت کا کُلّی یا جُزوی طور پر کم ہو جانا (AMNESIA) (۵) ہر وقت بدگمانی، شک و حسد (JEALOUSY)، لڑائی جھگڑے (AGGRESSION)، اور غصّہ و بیر (RESENTMENT) میں مبتلا رہنا (۶) مستقل طور پر گھبراہٹ اور پژمردگی (DEPRESSION) میں مبتلا رہنا (۷) سونے سے ذرا پہلے، رات کے دوران یا صبح اٹھتے ہی شراب پینا (۸) اجاڑ جگہ و سنسان مقام (SOLITUDE) پر جا کر شراب پینا (۹) کسی تقریب یا فنکشن میں جانے سے پہلے شراب پینا (۱۰) اپنے طور طریقوں اور کردار کے باعث اپنے گھر اور کام کی جگہ پر مسائل پیدا کرنا۔ (۱۱) پینے کے بہانوں کی تلاش میں رہنا (۱۲) دیگر مشاغل اور دلچسپیوں کو شراب نوشی کی وجہ سے ترک کر دینا۔ (۱۳) شراب کا استعمال بڑھاتے رہنا (۱۴) شراب کے چکر میں کھانے کو ادھورا چھوڑ دینا (۱۵) غصّہ، کم خوابی، بھوک، تھکاوٹ اور گھبراہٹ وغیرہ کو دور کرنے کی غرض سے شراب پینا۔

ان طبّی نقصانات اور بد اثرات کے علاوہ شراب نوشی اپنے براہ راست یا بالواسطہ اثرات کی وجہ سے معاشرتی اور اخلاقی مسائل اور برائیوں کا باعث بھی بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاک مذہب اسلام میں اسے کلیتاً حرام قرار دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ شراب پینے والے ہر شخص کے لیئے یہ ممکن ہے کہ وہ شراب نوشی ترک کر کے اپنے لیئے زندگی کی نئی راہیں تلاش کر سکے لیکن اس کیلیئے اُسے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔

۱۰۰۰ مارک انعام

واشنگ مشین، ڈش واشر، ریفریجریٹر اور تمام الیکٹرک مشینوں کی مرمّت اور سیکنڈ ہینڈ مشینوں کی خرید و فروخت کے لیئے کرایہ کی دوکان درکار ہے

دوکان لے کر دینے والے دوست کو ۱۰۰۰ مارک انعام دیا جائے گا۔

SULTAN AHMAD MALIK
Dipl A. Eng.

MAINZ TEL. 06131-681175

صد سالہ جشن تشکر۔ کھیلوں کی تقریبات،

کیرم بورڈ کے بین الاقوامی کھلاڑیوں اور ممتاز عہدیداران کے ساتھ

ایک تقریب

جشن تشکر کی تقاریب کے سلسلہ میں جوبلی سپورٹس کمیٹی کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۸۹ء کو مشن ہاؤس فرینکفرٹ میں کیرم بورڈ کے بین الاقوامی کھلاڑیوں اور ورلڈ کیرم بورڈ ایسوسی ایشن کے عہدیداران کے ساتھ ایک نہایت دلچسپ اور سادہ مگر پروقار تقریب کا انعقاد ہوا۔ سری لنکا، بھارت، مالدیپ اور مغربی جرمنی کی تیس سے زائد کھلاڑیوں اور آفیشلز کے علاوہ انٹرنیشنل اور یورپین کیرم بورڈ فیڈریشن کے متعدد عہدیداران جو کہ ہائیڈل برگ میں ایک بین الاقوامی کیرم بورڈ ٹورنامنٹ میں شرکت کیلئے جرمنی آئے تھے، جوبلی سپورٹس کمیٹی کی دعوت پر شام ساڑھے ۷ بجے مسجد نور فرینکفرٹ پہنچے۔

مسجد کے دروازے پر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد نائب امیر جماعت و صدر جوبلی سپورٹس کمیٹی نے مکرم اسمٰعیل نوری صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت، مکرم عرفان احمد خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، خاکسار سیکرٹری جوبلی سپورٹس کمیٹی اور ظفر اسلام خان صاحب (ممبر) کے ہمراہ جملہ مہمانان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر تمام آفیشلز کو جشن تشکر کے یادگاری بیجز لگائے گئے، تمام مہمانوں کے نشستوں پر تشریف فرما ہونے کے بعد امیر محترم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب اور امام و مشنری انچارج محترم عطاء اللہ کلیم صاحب نے تشریف لا کر فرداً فرداً تمام کھلاڑیوں سے مصافحہ کیا اور انہیں خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں امیر صاحب کی زیر صدارت استقبالیہ تقریب کا آغاز قرآن پاک سے ہوا جو مکرم شمس الحق صاحب نے کی نیز اس کا انگلش ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ چند تعارفی کلمات ڈاکٹر غفور قریشی صاحب (گروس گیراؤ) نے اپنی جانب سے مہمانوں کی خدمت میں کہے جس کے بعد خاکسار نے جوبلی سپورٹس کمیٹی کی جانب سے سال رواں کے دوران منعقدہ سپورٹس مقابلہ جات کی مختصر رپورٹ پیش کی اور کمیٹی کے آئندہ پروگرام سے متعلق وضاحت کی نیز تقریب ہٰذا میں شمولیت کیلئے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد انٹرنیشنل کیرم فیڈریشن کے صدر MR. H. D. HEMACHANDRA نے مذکورہ تقریب میں شرکت کیلئے مدعو کئے جانے اور اس فنکشن کا اہتمام کرنے پر اپنی جانب سے اور تمام کھلاڑیوں اور عہدیداران کی جانب سے جماعت احمدیہ کا انتہائی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے سپورٹس کمیٹی کی اس کاوش کو سراہتے ہوئے کہ جشن صد سالہ کی سپورٹس تقریبات میں کیرم بورڈ کے کھیل کو بھی شامل کیا گیا ہے اس توقع کا اظہار کیا کہ اس سے نہ صرف کیرم بورڈ کے کھیل کو فروغ حاصل ہوگا بلکہ ہمارے لیئے مل بیٹھنے کے مواقع بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ کھیل بھارت اور پاکستان میں بہت مقبول ہے اور اب یورپ میں بھی اسکی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بعد ازاں مالدیپ اور بھارت کے ٹیموں کے نمائندگان نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا اور تقریب میں شمولیت، اور عزت افزائی کیلئے شکریہ کے الفاظ کہے۔

ازاں بعد مولانا کلیم صاحب نے مہمانوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے اپنے مختصر خطاب میں اسلام اور احمدیت کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح کیا کہ اسلام ہی وہ واحد زندہ مذہب ہے جو امن عالم کی ضمانت دے سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی وہ حقیقی اسلامی تعلیمات کی مظہر وہ واحد نمائندہ جماعت ہے جو تمام دنیا میں اسلام کے پیغام کو نہایت پرامن طریق پر پہنچانے اور اس کا عملی نمونہ پیش کرنے کیلئے غیر معمولی جذبے اور شاندار قربانیوں کے ساتھ شب و روز کوشاں ہے۔ محترم امام صاحب کے خطاب کے بعد محترم امیر صاحب نے مہمانوں سے غیر رسمی گفتگو کے دوران ان کے سوالات کے جواب دیے اور اپنے احمدیت سے متعارف ہونے اور اسلام قبول کرنے کا واقعہ بھی سنایا۔

امیر صاحب کی گفتگو کے بعد پچاس سے کچھ زیادہ حاضرین نے جوبلی سپورٹس کمیٹی کی جانب سے دی گئی کھانے کی دعوت میں شرکت کی۔ ازاں بعد کیرم بورڈ کے نمائشی میچز منعقد ہوئے جن میں کھلاڑیوں نے سنگلز میچز کھیلے۔

آخر میں ایک مختصر سی اختتامی تقریب میں محترم امیر صاحب نے جملہ ٹیموں کے کپتان اور مینیجرز کو سپورٹس جوبلی کمیٹی کا جشن تشکر کا یادگاری جھنڈا اور صد سالہ جوبلی کی یادگاری پلیٹ کا تحفہ پیش کیا۔ اس موقع پر فوٹو گرافی کے علاوہ ورلڈ کیرم بورڈ ایسوسی ایشن کے ایک ممبر نے تمام تقریب کی وڈیو فلم بھی تیار کی۔ جرمن کیرم ایسوسی ایشن کے صدر MR. HARRY DARNHOFER نے تمام ٹیموں کی جانب سے اس تقریب کے انعقاد کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل ہونے پر تقریب کے منتظمین کیلئے ممنونیت کے جذبات کا اظہار کیا۔ انہوں نے عبدالمومن طاہر صاحب کے لیئے بھی شکریہ کے الفاظ کہے جن کے ذاتی تعلقات اور کوششوں سے ان شرکاء کا یہاں آنا ممکن ہوا۔ اسی موقع پر انہوں نے جرمن کیرم ایسوسی ایشن کی طرف سے مکرم امیر صاحب کو ایسوسی ایشن کا نشان بھی پیش کیا (قمر احمد عطا۔ سیکرٹری جوبلی سپورٹس کمیٹی)

ہماری مساعی

ہمبرگ : ایک یادگار تقریب ملاقات

پچھلے چند ماہ سے ہمبرگ شہر کی اتھارٹیوں، جیسے میئر، BEZIRKSAMT کے ڈائریکٹر وغیرہ کے ساتھ رابطہ کی مہم شروع کی گئی ہے اور اب تک ہمبرگ کے سات BEZIRKAMT کے انتظامی سربراہوں سے ملاقات کی جا چکی ہے اور انہیں جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔ لٹریچر پیش کیا گیا اور جوبلی کی پلیٹیں پیش کی گئیں۔ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۹۰ء کو ہمبرگ شہر کے میئر کے نمائندہ مسٹر ڈوئرمر سے ملاقات کا پروگرام بنایا گیا۔ ہماری درخواست پر مکرم امیر صاحب جرمنی جناب عبداللہ واگس ہاؤزر فرینکفرٹ سے تشریف لائے چنانچہ امیر صاحب کی قیادت میں مبلغ ہمبرگ مکرم عبدالباسط صاحب طارق، سٹی صدر جناب فضل الرحمن صاحب انور، اور خاکسار نے مسٹر DÖRMER سے ملاقات کی" یہ ملاقات ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ مکرم امیر صاحب نے ملاقات کا مقصد بتایا اور اس ضمن میں جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کروایا اور بتایا کہ دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں ہماری جماعت تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑی ہے، اس لئے حکومتی ادارے ہمیں دوسرے مسلمان فرقوں سے الگ کوئی الگ تشخص کے طور پر

اس موقعہ پر لی گئی ایک تصویر

اہمیت نہیں دیتے، اگرچہ ہم ایک اصلاحی جماعت ہیں۔ بعد ازاں امیر صاحب نے افریقن ممالک میں جماعتی خدمات اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کا ذکر کیا، اور وہاں جماعت کی ہر میدان میں کامیابی اور بڑھتی ہوئی تعداد کا ذکر کیا اور بتایا کہ ہمارے موجودہ مشنری انچارج ایک افریقن ملک کے وزیر تعلیم کے مشیر رہے ہیں۔ گفتگو کے دوران ڈاکٹر ڈوئرمر نے بتایا کہ وہ توحید کے قائل ہیں اور تثلیث کا عقیدہ ان کا ذہن قبول نہیں کرتا ہے پھر ہوئے ہیں چشمہ توحید پر از جان نثار ـــــ دوران گفتگو قطع ید اور تعدد ازدواج بھی زیر بحث آئے اور ڈاکٹر ڈوئرمر کہنے لگے کہ مجھے آج اسلام کا ایک نیا تصور معلوم ہوا ہے۔ جرمنی میں جماعت کے قیام اور سرگرمیوں پر مختصر روشنی ڈالی گئی۔ ملاقات کے اختتام پر گروپ فوٹو اتاری گئی اور ڈاکٹر ڈوئرمر جو REGIERUNGS DIREKTOR ہیں کو امیر صاحب نے قرآن کریم، جوبلی کی خوبصورت پلیٹ، قرآن کریم کی منتخب آیات کا جرمن ترجمہ، منتخب احادیث کا ترجمہ، اور مسجد فضل عمر کی تصویر پیش کی۔ اس طرح یہ خوشگوار ملاقات اختتام کو پہنچی۔ اتھارٹیز کے ساتھ درخت لگوانے کی مہم کا آغاز بھی ہو چکا ہے اور اب تک سٹی نارڈ اور EIMSBUTTEL کے میئرز کے ساتھ مل کر درخت لگوایا جا چکا ہے۔ باقی اتھارٹیز کے ساتھ وقت مقرر کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور مقبول خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

سیّد افتخار احمد ۔ سیکرٹری تبلیغ ۔ ہمبرگ

جماعت احمدیہ KAISERSLAUTERN :-

جماعت احمدیہ KAISERSLAUTERN نے ماہ مئی میں پانچ دن یوم تبلیغ منا کر تبلیغ کے سلسلہ میں ایک قابل قدر مساعی کی ہے۔ مورخہ ۱۰ رمئی ۹۰ء کو مرکز کی ہدایت کے مطابق یوم تبلیغ مقرر تھا۔ (۱) اس دن ایک مقامی اسکول کی ہیڈ مسٹریس صاحبہ کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور کتب دی گئیں (۲) ایک پوسٹ ماسٹر صاحب کو کتب دی گئیں۔ (۳) یہاں کے مقامی اخبار کی رپورٹر کو جس نے اس سے پہلے اپنے اخبار میں جماعت سے متعلق بڑی عمدہ رپورٹنگ کی تھی، امیر صاحب جرمنی کی ہدایت کے مطابق "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور مکرم ہدایت اللہ ہیوبش کی کتاب جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر لکھی ہے پیش کی گئیں۔ اخبار کے مالک مسٹر کیلر نے مقامی جماعت کے سنٹر میں آنے کا وعدہ کیا۔ (۴) بہت سے طالب علموں اور بچوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ (۵) متعدد دوکانوں، بک سٹالوں اور ہسپتال میں جا کر سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ (۶) مختلف جرمن دوستوں اور دوسرے احباب کے پتہ جات حاصل کئے گئے اور تفصیل مرکز کو بھجوائی گئی۔ مورخہ ۱۱ رمئی ۹۰ء کو تیس کے قریب جرمن دوستوں کو لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مورخہ ۱۷ رمئی کو چار امریکی فوجیوں سے تعارف

حاصل ہوا - وہ مسلمان تھے - ان کو جماعت کا لٹریچر دیا گیا - دوسرے دن ان کے اسلامک سنٹر میں جا کر افراد سے تعارف حاصل ہوا - وہاں کیپٹن حبیب اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے مقامی جماعت سے درخواست کی کہ وہ نماز جمعہ اور دیگر مذہبی تقریبات ان کی مسجد میں ادا کیا کریں اور تحریری طور پر اجازت نامہ دے دیا، بعد ازاں وہ اور دیگر دوست ہمارے سنٹر میں تشریف لائے - ان سب کو لٹریچر دیا گیا

مورخہ ۲۰ رمئی ۹۰ء کو صدر جماعت چوہدری کلیم اللہ صاحب، مکرم سعید ناز صاحب، مکرم محمود احمد صاحب اور خاکسار کینیٹ کے اسلامک سنٹر گئے - وہاں مرد و زن امریکنوں کی تعداد ۱۸ تھی - محترم صدر صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے احمدیت سے متعلق لیکچر دیا جو دلچسپی سے سنا گیا - سب حاضرین کو احمدیت میں داخل ہونے کی دعوت دی گئی - نیز جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کی دعوت بھی دی گئی - تمام مرد و زن نے ہاتھ کھڑے کر کے جلسہ میں شرکت کی خواہش ظاہر کی اور اپنے نام پیش کئے

اسی دن یہاں کی ترکی مسجد میں گئے - شام ۶ بجے یہاں عرب طلباء کے اکٹھے ہونے کا پروگرام تھا - یہاں ایک گھنٹہ تک ترجمان کے ذریعہ احمدیت سے متعلق سوال و جواب ہوتے رہے - ان کو عربی لٹریچر پیش کیا گیا -

لجنہ اماء اللہ KAISERSLAUTERN نے بھی اپنے طور پر یوم تبلیغ منایا - مکرمہ مبشرہ خالد صاحبہ نے ۳۰ پمفلٹ مختلف گھروں میں تقسیم کئے

(ڈاکٹر نذیر احمد ساجد - جنرل سیکرٹری)

جماعت احمدیہ لیمبرگ کی سرگرمیاں

(۱) جلسہ یوم مسیح موعودؑ : جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا تین مقررین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالی، ایک خادم اور ایک طفل نے کلام حضرت مسیح موعودؑ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا - اس جلسہ میں ۲۸ احباب شریک ہوئے -

(۲) مورخہ ۱۳ - اپریل ۹۰ء کو جماعت لیمبرگ نے جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد شہر لیمبرگ کے ایک بڑے ہال میں کیا - اس روز نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا - جلسہ میں کل حاضری ۵۸ تھی - اس جلسہ میں ۱۴ غیر از دوست بھی شامل ہوئے - مقررین میں صدر جماعت لیمبرگ، سیکرٹری اصلاح و ارشاد، سیکرٹری مال اور سیکرٹری خدمت خلق نے تقاریر کیں - آخر میں مہمان خصوصی رانا محمد صفدر صاحب نے سیرۃ طیبہ پر مدلل تقریر کی اور غیر از جماعت دوستوں کو جرمن زبان میں جماعت کا تعارف کروایا -

یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا - الحمد للہ -

(۳) ۱۶ راپریل ۱۹۹۰ء کو دھرن لاگر میں تبلیغ کا پروگرام جماعت لیمبرگ کی جانب سے کیا گیا - اس پروگرام کو کامیاب کرنے کیلئے نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم شکور اسلم صاحب، افریقن ڈیسک کے انچارج اور عربک ڈیسک کے انچارج صاحبان تشریف لائے - اس تبلیغی نشست میں ۱۱ عربی بولنے والے غیر از جماعت دوست اور ۸ افریقن دوست شامل ہوئے - عربی ڈیسک کے انچارج نے عربی بولنے والوں کو اور افریقن ڈیسک کے انچارج صاحب نے افریقنوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا - بعد ازاں سوال و جواب ہوئے - اس موقع پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا، یہ تبلیغی نشست نہایت کامیاب ٹھہری - اللہ تعالیٰ ان حقیر کوششوں میں بہت برکت ڈالے - آمین -

(ناصر احمد - صدر جماعت لیمبرگ)

ستّو مساجد فنڈ میں

زیورات پیش کرنے والے بہن بھائیوں کے اسمائے گرامی

(۱) عرفان احمد صاحب ولد عبدالشکور صاحب ڈی - برگ - چوڑی ایک عدد، برائے صدقہ

(۲) شگفتہ پروین صاحبہ اہلیہ اقبال اختر صاحب، ANSBACH، کڑا ایک عدد کانٹے جوڑی ٹوٹے ہوئے -

(۳) رفعت رحمان صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالرحمن صاحب روڈل ہائم - چوڑی ایک عدد

(۴) محبوب جان صاحبہ والدہ شاہدہ ملک صاحبہ MAINZ، ایک عدد زنجیر، انگوٹھی ایک

(۵) فوزیہ مشہود صاحبہ RUSELSHEIM - چوڑیاں دو عدد ٹوٹی ہوئی -

(۶) " " منجانب نانی صاحبہ مرحومہ

(۷) رفعت نسیم صاحبہ GINSHEIM - انگوٹھی، کوکا

(۸) بشریٰ ثمین صاحبہ - کڑا ایک عدد

(۹) " " " " منجانب والدہ صاحبہ

صد سالہ جوبلی فنڈ

میں پانچ سو مارک یا اس سے زائد ادا کرنیوالے احباب

(۱) عبدالرحیم احمد صاحب DIETZEN BACH

(۲) طارق احمد صاحب ولد محمد شفیع صاحب DIETZEN BACH

(۳) ناصر محمود چیمہ صاحب LÜDENSCHEID

(نیشنل سیکرٹری، تحریک جدید)

● احباب جماعت جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں (ادارہ)

ضروری اعلان!

درج ذیل احباب وخواتین کے نام حضور اقدس کی طرف سے خطوط آئے ہوئے ہیں جو ان کے ایڈریس سے واپس آئے ہیں۔ براہ مہربانی اپنا درست اور مکمل ایڈریس فوری طور پر مسجد نور کے پتہ پر ارسال کریں تاکہ آپ کے خطوط جو ہمارے پاس آپکی امانت ہیں آپ تک پہنچائے جاسکیں۔ نیز آئندہ خط لکھتے وقت اپنا مکمل پتہ تحریر کریں۔

(۱)	عامر احمد صاحب	RUNKEL-DEHRN
(۲)	طارق بشیر بٹ صاحب	BAD NEUSTADT
(۳)	لقمان احمد صاحب	KELSTER BACH
(۴)	مبارک احمد نیازی صاحب	THALEISCHWEILER FRÖS
(۵)	شیخ قمر محمود صاحب	KOBLENZ
(۶)	عامر جمشید شیخ صاحب	RADEVORMWALD
(۷)	طاہر احمد صاحب	HILDEN
(۸)	رخسانہ سلیم صاحبہ (۲ عدد)	ZIM BAUDE 3506
(۹)	محمد احمد ناصر صاحب	LOHFELDEN
(۱۰)	محمودہ مودی صاحبہ	KÖLN
(۱۱)	نصیر احمد صاحب	HUSUM
(۱۲)	نصیر احمد صاحب (۲ عدد)	BAUNTHAL
(۱۳)	فاروق احمد صاحب	ANDERNACH
(۱۴)	رفیق احمد خاں صاحب	BEBRA
(۱۵)	نرگس ظفر صاحبہ	GROSS GERAU
(۱۶)	جمیل انجم صاحب	HEIDELBERG
(۱۷)	شاہین سعید صاحب	—
(۱۸)	فرحت رحمان صاحب	FRANKFURT
(۱۹)	عزیز احمد طاہر صاحب	OFFENBACH
(۲۰)	نصیر احمد صاحب	HOFGEISMAR
(۲۱)	داؤد احمد ظفر صاحب	BADENDBACH
(۲۲)	بشیر احمد کاہلوں صاحب	WETTER
(۲۳)	منظفر احمد ظفر صاحب	FRANKENBERG
(۲۴)	زیب النساء صاحبہ	BIELEFELD
(۲۵)	اسماء طاہر صاحبہ	FRIETENDORF
(۲۶)	امۃ الحفیظ صاحبہ	MELLE
(۲۷)	ملک عبداللطیف صاحب	HEUSEN STAMM
(۲۸)	ملک اعجاز احمد صاحب	WILNSDORF
(۲۹)	انصر بلال صاحب	BADENDBACH
(۳۰)	طاہر احمد صاحب	BEISEFORTH
(۳۱)	ناصر احمد صاحب ولبنیٰ شاہین صاحبہ	VELLMER
(۳۲)	ملک وحید محمود صاحب	GROSSMTADT
(۳۳)	محمد امجد صاحب	MALSFELD BEISEFORTH
(۳۴)	طاہر احمد بھٹی صاحب	" "
(۳۵)	جمیل احمد صاحب (۲ عدد)	" "
(۳۶)	قیصر اقبال ہاشمی صاحب	8707 AUB
(۳۷)	رفعت عزیز صاحبہ	WIESENTHEID
(۳۸)	فرحان خان صاحب	GEMÜNDEN A/MAIN
(۳۹)	شہلا میر صاحبہ	TREUCHTLINGEN
(۴۰)	کے، ایم، احمد صاحب	ESCHEDERE 3440
(۴۱)	مظفر اقبال مبشر صاحب	C/O NUUR MOSCHEE
(۴۲)	محمد احمد صاحب	GOSS FELDEN
(۴۳)	محمد شفیق ناصر صاحب	LORSCH

(جنرل سیکرٹری - جماعت احمدیہ جرمنی)

انصار دوست متوجہ ہوں

(۱) دسویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی کی وڈیو کیسٹ تیار ہیں کیسٹ کی قیمت ۱۰ مارک مقرر ہے۔ جو دوست کیسٹ لینے کے خواہشمند ہوں، خاکسار سے رابطہ کریں، اس کے علاوہ مکرم صوفی منور احمد صاحب انچارج شعبہ سمعی وبصری سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

(۲) ماہنامہ انصار اللہ کے بقایا داران جلد از جلد ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(۳) تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی ماہانہ رپورٹ ڈائریکٹ "صدر مجلس انصار اللہ نور مسجد" کے نام پوسٹ کیا کریں اور رپورٹ کی ایک نقل اپنے ناظم علاقہ کو بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (عبدالغفور بھٹی - صدر مجلس انصار اللہ - جرمنی)

حضور اقدس سے ملاقات

جب حضور اقدس کی آمد کے بارہ میں کوئی اطلاع ملتی ہے تو قبل از وقت ہی ملاقات کیلئے درخواستیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی وقت ایک فائل کھول دی جاتی ہے۔ جس دن جو درخواست ڈاک سے ملتی ہے اس پر اسی روز کی تاریخِ وصولی ڈال کر نمبروار فائل میں لگا دی جاتی ہیں۔

حضور اقدس کی آمد پر یہ فائل پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ دیگر امور و پروگرام کا جائزہ لینے کے بعد حضور اقدس وہ فائل طلب فرماتے ہیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور مقامی ملاقات یہ فائل لیکر خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

تعداد اور وقت کے پیشِ نظر حضور اقدس اپنی نگرانی میں ملاقات کرنے والوں کو مختلف حصّوں میں تقسیم فرماتے ہیں۔ مثلاً :

۱۔ پاکستان سے نئے آنے والے احباب جنہوں نے پہلے ملاقات نہ کی ہو۔
۲۔ ایمرجنسی بیمار جو براہ راست مل کر مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔
۳۔ پھر گذشتہ ۶ سال، ۵ سال، ۴ سال اسی ترتیب سے حضور اقدس سے ملاقات نہ ہو سکنے والوں کی فہرست تیار کی جاتی ہے۔
۴۔ وقت کی کمی کے پیش نظر بعض اوقات گروپ بنا دیئے جاتے ہیں۔

المختصر حضور اقدس اپنی نگرانی میں فہرستیں تیار کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ ہر فہرست کی تین کاپیاں بنالی جاتی ہیں۔ ایک حضور اقدس کے پاس دوسری پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پاس ہوتی ہے۔ ان فہرستوں میں وقت، حالات اور حضور اقدس کے ارشاد کے مطابق تبدیلی بھی ہو سکتی ہے۔

جرمنی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد ماشاء اللہ بہت بڑھتی جا رہی ہے جسکی وجہ سے عین ممکن ہے بہت سے احباب و خواتین ابھی تک ملاقات نہ کر سکے ہوں۔ حضور اقدس کے وقت کے مطابق ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ ضرورت مندوں کی ملاقات ضرور ہو جائے، مگر بہت سارا وقت ہم فوٹو گرافی میں صرف کر لیتے ہیں۔ اس بات کی طرف بھی اگر خیال رکھا جائے تو وقت مزید بچ سکتا ہے۔

(مبشر احمد باجوہ۔ جنرل سیکرٹری)

ضروری اعلان

انگریزی ماہنامہ "THE REVIEW OF RELIGIONS" کے لئے مکرم محمد رشید جوئیہ کو نمائندہ برائے مغربی جرمنی مقرر کیا گیا ہے ان کا ایڈریس یہ ہے : MOHAMMAD RASHID JOYIA

HERDER STR. 28-B , 6102 PFUNGSTADT.

رسالہ کا سالانہ چندہ ۴۰ مارک ہے۔ جو احباب خواہشمند ہوں وہ اپنے لوکل سیکرٹری صاحب مال کو چندہ جمع کروانے کے بعد رسید کی فوٹو اسٹیٹ مندرجہ بالا ایڈریس پر بھجوا دیں تاکہ ان کو لندن سے رسالہ براہ راست بھجوایا جا سکے۔ اسی ضمن میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور سے زیر اشاعت ہے۔ اس لئے احباب اپنے زیر تبلیغ دوستوں کے نام بھی یہ رسالہ لگوا سکتے ہیں ـــ (امیر جماعتِ احمدیّہ۔ جرمنی)

شعبہ سمعی و بصری کیطرف سے ضروری اطلاع و معذرت

سیّدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ کے حالیہ دورۂ یورپ کے باعث لندن سے خطبات کی کیسٹس اپریل کے آخر میں موصول ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے صدرانِ کرام کی خدمت میں بروقت نہیں بھجوائی جا سکیں۔ احباب جماعت اور صدرانِ کرام مطلع رہیں اور اس سلسلہ میں اگر شکایت ہو تو درگزر فرماویں۔

۲ مارچ ۹۰ء کی کیسٹ تا حال لندن سے موصول نہیں ہوئی، جب بھی میسر آئی احباب کی خدمت میں بھجوا دی جائے گی۔

(صوفی منوّر احمد بنگوی۔ نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری)

ضروری احتیاط برائے ڈاک

بعض دوست ہاتھ سے لکھا ہوا خط کھلا (BOOK POST) DRUCKSACHE حوالہ پوسٹ کر دیتے ہیں۔ یہ قانون کے خلاف ہے۔ DRUCK SACHE کا مطلب ہے کہ چھپا ہوا میٹیریل۔ فوٹو کاپی کیا ہوا خط یا سرکلر بھی اس کے تحت پوسٹ کیا جا سکتا ہے۔ مگر ہاتھ سے لکھے ہوئے خط پر محکمۂ ڈاک کے بتائے ہوئے طریق کار کے مطابق ٹکٹ لگائیں۔

کتابچہ وقفِ عارضی کی اہمیت

مجلسِ شوریٰ ۹۰ء کے موقع پر جملہ صدرانِ کو کتابچہ "وقف عارضی کی اہمیت" پیش کیا گیا تھا۔ اگر کسی وجہ سے یہ کتابچہ کسی جماعت میں نہ پہنچا ہو تو صدر صاحب جماعت شعبہ وقف عارضی کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ نیشنل امارت کا نیا ایڈریس یہ ہے : AHMADIYYA CENTRE ,

GENFER STR. 12 - BONAMES - 6000 - FRANKFURT / MAIN —

(عبدالرحیم احمد۔ سیکرٹری وقفِ عارضی جرمنی)

ولادت باسعادت

(۱) مکرم طاہر احمد خان صاحب آف ہائیڈل برگ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام کاشف احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقفِ نو کے تحت زندگی وقف ہے۔

(۲) مکرم بشارت احمد صاحب انیس آف آوگسبرگ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰ اپریل کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت باسل احمد تجویز فرمایا ہے، نومولود تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے

(۳) مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب آف MORFELDEN کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶ اپریل ۹۰ء کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام رضوان احمد تجویز کیا گیا ہے۔

(۴) مکرم سید شکیل احمد صاحب آف RODGAU کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام شاہنواز سید تجویز کیا گیا ہے۔

(۵) مکرم عبدالرزاق صاحب آف وائزن ہائم کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ نومبر ۸۹ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت حضور اقدس نے ابرار احمد نام تجویز فرمایا ہے۔

(۶) مکرم محمود الور صاحب آف فرینکفرٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ اپریل ۹۰ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت عافیہ تجویز فرمایا ہے۔

(۷) مکرم عابد حسین صاحب صدر جماعت بورکن کے بھائی مکرم طارق محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ جنوری کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت بچے کا نام عاتق محمود تجویز فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقفِ نو کے تحت زندگی وقف ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو نیک، خادم دین، صحت مند اور ہر لحاظ سے بابرکت وجود بنائے۔ آمین —

اعلان نکاح :

محترمہ انجمن آراء بیگم صاحبہ آف بابن ہاؤزن کے بیٹے مکرم راشد ملک صاحب ابن ملک عبدالقدیر صاحب عاصم کا نکاح مکرمہ اسماء لبنیٰ صاحبہ بنت ملک ریاض احمد صاحب آف کراچی سے مورخہ ۱۶ فروری بروز جمعہ کو مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دُعا :

مکرم سیّد محمود زمان عباسی صاحب کے بیٹے کا گلے کا اپریشن ہونا ہے احباب سے بچے کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریبِ آمین

(۱) مکرم آفتاب احمد خان صاحب آف BÖBLINGEN کی بیٹی عزیزہ عروشہ منصورہ نے پانچ سال چار ماہ کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

(۲) محترمہ انجمن آراء صاحبہ آف بابن ہاؤزن کی پوتی عزیزہ ریحانہ محمود بنت ملک خالد محمود آف لمبرگ نے ۶ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

(۳) مکرم اشتیاق احمد صاحب ناصر آف نارڈ ہورن کے بیٹے عزیزم عطاء العلیم نے ۵ سال کی عمر میں قرآن حکیم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

(۴) مکرم محمد جلال شمس صاحب مبلغ شٹٹ گارٹ تحریر کرتے ہیں کہ ایک ترک احمدی بہن مسز ایلیف محمد آف وائبل ڈرسٹڈ نے قریباً سوا چار ماہ میں قرآن مجید ختم کر لیا ہے۔ محترمہ سسٹر شاہدہ سلیم ضیاء صاحبہ نے انہیں قرآن مجید پڑھایا۔ گذشتہ روز آمین کی تقریب منعقد ہوئی اور دعا کی گئی۔

(۵) مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب آف ALTE OBERN DORF کی بیٹی عزیزہ سعدیہ رفعت اسلم نے ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔

(۶) مکرم مقصود احمد صاحب آف فرینکفرٹ (حلقہ بوناميس) کے بیٹے عزیزم اسد اللہ احمد نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں اور ترک بہن کو کلام پاک کے فیوض و برکات حاصل کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالجلیل صاحب ظفر کی والدہ مرحومہ امۃ الرحمٰن رقیّہ صاحبہ زوجہ قریشی عبدالوحید صاحب مرحوم بقضائے الٰہی ۴ اپریل ۱۹۹۰ء کو جرمنی میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ موصیہ اور پابندِ صوم و صلوٰۃ تھیں۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے

رجسٹر وقفِ عارضی کی تیاری کیلئے جملہ صدران جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔ واقفین عارضی کے کوائف سے شعبہ وقفِ عارضی کو مطلع فرماویں تاکہ جلد از جلد رجسٹر تیار کیا جا سکے (نیشنل سیکرٹری وقفِ عارضی)

مکرم فلاح الدین خان صاحب

سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ، جرمنی کا ممبران خدام الاحمدیہ کے نام خط

پیارے ریجنل قائدین، قائدین مجالس و عزیز خدام و اطفال بھائیو! .... السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

امید ہے آپ بفضل تعالیٰ بعافیت ہوں گے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مقصود الحق صاحب کی بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ، جرمنی منظوری عطا فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ یہ تقرر ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ دوران عرصہ قیادت خاکسار کے ساتھ جس محنت، خلوص اور جذبہ سے آپ نے تعاون فرمایا ہے وہ ہمیشہ دل پر نقش رہے گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی قابل قدر مساعی سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی میں بیداری کی لہر دوڑ گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت محنت و اخلاص کے ساتھ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ نئے صدر مجلس کیساتھ پہلے سے بھی بڑھ کر تعاون فرمائیں گے، اور حضور اقدس نے حال ہی میں ذیلی تنظیموں کو جو لائحہ عمل دیا ہے اس پر اپنی تمام صلاحیت بروئے کار لائیں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح خاکسار خدام و اطفال بھائیوں کا بھی تہِ دل سے شکر گزار ہے کہ انہوں نے عرصہ قیادت میں خاکسار کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ خاص طور پر مجلس عاملہ کے ممبران کا جنہوں نے اس دوران خاکسار کے ساتھ مل کر کام کیا۔ ان خدام کا بھی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اجتماعات، جلسوں اور وقارِ عمل میں خاص طور پر خدمات بجا لائیں۔ اللہ تعالیٰ سب خدام و اطفال کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہے، خدا تعالیٰ آئندہ بھی خدمت دین کی توفیق بخشے۔ خاکسار کے عرصہ قیادت میں اگر کسی بھائی کو انتظامی معاملات کے دوران مجھ سے تکلیف پہنچی ہو تو خاکسار اس کیلئے تہِ دل سے معذرت خواہ ہے۔ ...... والسلام خاکسار، آپ کا مخلص، فلاح الدین خان

مجلس NEU STADT اور مجلس WETTER کا

عطیۂ خون

مجلس خدام الاحمدیہ NEU STADT اور مجلس WETTER کے ۱۴ ار خدام نے ۲۱ فروری ۱۹۹۰ء کو مشترکہ طور پر ریڈ کراس والوں کو خون کا عطیہ دیا۔ اس موقعہ پر وہاں کے اخبار OBER HESSISCHE PRESSE نے جو خبر شائع کی ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

"پاکستان سے آئے ہوئے پناہ گزین جن کا تعلق اسلامی احمدیہ جماعت سے ہے (جسکی بنیاد ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کے ذریعہ رکھی گئی) کے ۱۴ نوجوانوں نے ریڈ کراس SCWEIN BERG کو خون کا عطیہ دیا۔ احمدیہ جماعت کی تعداد ۱۰ ملین ہے جو ۱۲۰ ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ جرمنی کے بہت سے شہروں میں ان کے مراکز ہیں۔ انسانیت کی خدمت اور ہمدردی اور غرباء اور مستحقین کی امداد اس جماعت کا خاصہ ہے۔"

احسان کا بدلہ چکانے والے

احمدیوں نے سکول کی ٹائیلٹس کو رنگ کیا

مارٹن بوبر سکول میں احمدیہ مسلم جماعت نے جو ہائی وے ۴۴ پر گروس گیراؤ شہر کے شمال میں ایک تفریح گاہ رکھتے ہیں کے افراد نے بغیر معاوضہ کے دو دن کام کیا۔ رانا صفدر صاحب نے بتایا کہ اس کام کے کرنے کا خیال اس لئے آیا کہ سکول کی انتظامیہ نے ہمارے صد سالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر ہمارے مہمانوں کیلئے اپنے دو ہالوں کی پیشکش کی۔ اس احسان کو مدنظر رکھتے ہوئے نیز مختلف مذاہب اور اقوام کے مل جل کر رہنے کی علامت کے طور پر جماعت احمدیہ نے اپنی خدمات اور مدد کی پیشکش کی اور رنگ خرید کر ٹائیلٹس کو چمکا دیا۔

مہدی آباد میں ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ:

مورخہ ۲۴ فروری ۹۰ء کو مہدی آباد مشن ہاؤس میں ایک ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ کھیلا گیا جس میں BAD SEGE BERG، ہمبرگ اور دیگر مجالس کے ۲۶ کھلاڑی شریک ہوئے۔ فائنل مقابلہ دو بھائیوں چوہدری نعیم الدین صاحب قائد مجلس ہمبرگ اور چوہدری وسیم الدین صاحب کے درمیان ہوا۔ وسیم صاحب نے یہ میچ جیت لیا۔ آخر پر تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ (باسط احمد سیٹھی جنرل سیکرٹری (BADSEGEBERG

مجلس عاملہ، مجلس خدّام الاحمدیّہ - جرمنی

(۱) معتمد + نائب صدر (اوّل) مبارک عارف صاحب

۲۴۹۵۱ — ۰۶۱۸۲

(۲) مہتمم تربیت + نائب صدر (دوم) رفیق اختر روزی صاحب

۶۳۴۷۳۱ — ۰۶۹

(۳) مہتمم اصلاح وارشاد احسن سُلطان محمود صاحب

۲۰۵ zim ۳۵۲۱۶ - ۰۶۱۰۳

(۴) مہتمم تعلیم عبدالرفیق احمد صاحب

۴۲۷۳۳ — ۰۶۰۷۴

(۵) مہتمم مال عرفان احمد صاحب

۴۰۲ zim ۳۵۲۱۶ - ۰۶۱۰۳

(۶) مہتمم تحریک جدید + محاسب لئیق احمد صاحب

۵۹۷۴۵۵۵ — ۰۶۹

(۷) مہتمم عمومی ، شوکت محمود چیمہ صاحب

۴۳۹۱۸ — ۰۶۱۴۴

(۸) مہتمم صحت جسمانی قمر احمد عطا صاحب

۷۷۴۵۹۴ - ۰۶۹

(۹) مہتمم خدمت خلق محمد منور عابد صاحب

(۱۰) مہتمم وقار عمل مشرّف احمد صاحب

۶۱۲۶۹ — ۰۶۱۰۷

(۱۱) مہتمم تجنید محمد یعقوب صاحب

۲۱۴۳۰ — ۰۶۱۸۲

(۱۲) مہتمم اشاعت بشارت نور اللہ صاحب

(۱۳) مہتمم صنعت وتجارت راشد احمد GUDAT صاحب

(۱۴) مہتمم امور طلباء امجد محمود ملک صاحب

۳۸۲۲۵۹ — ۰۶۹

(۱۵) مہتمم اطفال ، سیّد عبدالباسط گردیزی صاحب

مقصود الحق

صدر - مجلس خدّام الاحمدیّہ - جرمنی

ضروری اطلاع

قائدین مجالس کیلئے رابطہ میں آسانی کیلئے متعلقہ ریجنل قائدین کے ایڈریس اور فون نمبر درج ذیل ہیں :-

(۱) فرانکفرٹ ریجن : مبشّر احمد صاحب طاہر

ROHRBACHER STR. 67 - 6900 HEIDELBERG.

06221....... 24946

(۲) ہمبرگ ریجن : ظہور احمد صاحب — ۶۱۳۶۲ - ۰۴۱۶۱

GROTHEMARIE STR. 2 – 2150 BUXTEHUDE

(۳) کولون ریجن : مختار احمد صاحب ۵۳۶۹۱ - ۰۲۲۳۷

MAASTRICHTER 7/5

(۴) میونخ ریجن : شہزادہ قمرالدین مبشر

NÜRNBERG

(۵) شٹ گارٹ ریجن : چوہدری افتخار احمد صاحب ۸۸۹۲۹۲۵ - ۰۷۱۱

PFORZHEIMER STR. 237 - 7000 STUTTGART-31

سپورٹس پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ، جرمنی کے شعبہ صحتِ جسمانی وسپورٹس نے خدام اور اطفال کیلئے ہاکی، اور ٹیبل ٹینس کے کھیلوں کی باقاعدہ ٹریننگ کے علاوہ ایک کرکٹ ٹیم تشکیل دینے کا پروگرام ترتیب دیا ہے۔

ہاکی : ٹریننگ ہر سوموار کو ساڑھے چار بجے سہ پہر HAHN STR. NIEDER RAD میں واقع SKG کلب کے ہاکی گراونڈ پر ہوگی۔ (اسے S-BAHN سٹیشن NIEDER RAD لگتا ہے)۔

ٹیبل ٹینس : بونامیس "احمدیہ سنیٹر" میں نماز جمعہ کے بعد ۳½ بجے

ہاکی کیلئے خاکسار کے علاوہ مکرم ملک امجد محمود صاحب (فون نمبر ۰۶۹-۳۸۲۲۵۹) انچارج ہوں گے۔ تمام خدام واطفال جو ان کھیلوں میں شامل ہونا چاہتے ہوں مقررہ اوقات پر پہنچ کر انچارج صاحب کو رپورٹ کریں

کرکٹ کیلئے مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب (ہائیڈل برگ) کو انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ کرکٹ کے کھلاڑی حضرات ان سے فون نمبر ۰۶۲۲۱-۴۷۰۸۳۱ پر رابطہ قائم کریں۔ والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس امر کی جانب توجہ فرمائیں کہ ان کے بچے باقاعدگی سے ان کھیلوں میں شریک ہوں۔ مزید معلومات اور رابطہ کیلئے

(قمر احمد عطا - مہتمم صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ - جرمنی — ۷۷۴۵۹۴-۰۶۹)

BHATTI ENTERPRISES

Inh. T. Bano

Heiligkreuzgasse 16-18
6000 Frankfurt/Main
Telefon 069 / 28 14 44

Heiligkreuzgasse 16-18
6000 Frankfurt/Main
Telefon 069 / 28 14 44

آخر کیوں!

باذوق لوگ بھٹی اِنٹرپرائزز کو ہی ترجیح دیتے ہیں؟

اِس لیے کہ

ہم ہمہ تن ہمہ گوش آپ کو اچھی سے اچھی کوالٹی پیش کرنے کیلئے کوشاں رہتے ہیں

آپ بھی آئیے

پاک گفتگو، صاف ماحول۔ ہمارا نصب العین

بھٹی انٹرپرائزز

نزد یک سِی اینڈ اے

تقرری نیشنل امیر فرینکفرٹ جرمن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ کو فرینکفرٹ جرمن کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی نیشنل مجلس عاملہ میں حضور انور کی منظوری سے درج ذیل تبدیلی ہوئی ہے۔

(۱) جنرل سیکرٹری : مکرم عبدالرشید صاحب بھٹی

(۲) سیکرٹری تحریک جدید/وقف جدید : مکرم عبدالکریم صاحب زاہد

(۳) سیکرٹری جائیداد : مکرم چوہدری ناز احمد ناصر صاحب

✲ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کے ساتھ ساتھ مذکورہ عہدیداران سے بھرپور تعاون فرمائیں تا یہ اپنے فرائض کما حقہ ادا کر سکیں۔ خدا تعالیٰ ان کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(امیر ملک)

✲ (۴) سیکرٹری مال (ایڈیشنل) : مکرم محمد ریاض سیفی صاحب

انتظامیہ کمیٹی ــــ جلسہ سالانہ

(۵۴)	ناظم بازار	ناصر احمد باجوہ صاحب
(۵۵)	نائب 〃 〃	منوّر اختر (راشنگن)
(۵۶)	انچارج شعبہ تربیّت	بشارت احمد صاحب
(۵۷)	ممبران :	ڈاکٹر عبدالغفار صاحب
(۵۸)	〃	محمّد جلال شمس صاحب
(۵۹)	〃	عبدالباسط صاحب طارق
(۶۰)	〃	عبدالغفور صاحب بھٹی
(۶۱)	ناظم فوٹو گرافی	شاہد عباسی صاحب
(۶۲)	شعبہ وائنڈاپ	جماعت شیمتن و بابن ہاؤزن جماعت گنز ھائم
(۶۳)	ناظم مینٹیننس	ملک سلطان احمد صاحب
(۶۴)	نائب 〃 〃	زاھد افضال احمد صاحب

(چوہدری محمد شریف خالد ، افسر جلسہ سالانہ)

NASISCH REISEBÜRO GmbH
BIETET GÜNSTIGE FLÜGE
IN ALLE WELT

NRB

شرطیہ سستے ٹکٹ

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر

لنڈن جانے کے لئے ہم نے اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے خصوصی رعایتی ٹکٹ مہیّا کرنے کا بندوبست کیا ہے۔ نیز

دُنیا کے کسی بھی ملک کے سفر کے لئے

پی آئی اے ، لُفت ہنسا ، برٹش ائیرویز ، کے ایل ایم ، ائر انڈیا ، گلف ائر لائن ، فلپائن ائر لائن پین ایم ، ایروفلوٹ یا دنیا کی کسی بھی ائر لائن کے سستے ٹکٹ ہم سے دستیاب ہیں

مزید معلومات کیلئے

مودود احمد خان

RES. 069 – 68 19 85 →

Ottostraße 23
(Ecke Mainzer Landstr. 97)
6000 Frankfurt am Main 1

← OFF

Tel.: 069 / 13 44 104
u. 13 44 105
Telex: 4 12 889 cos d
Fax: 069 / 2 05 16

انتظامیہ کمیٹی ـــ ۱۵ واں جلسہ سالانہ ۹۰ء جماعت احمدیہ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا پندرہواں جلسہ سالانہ انشاءاللہ ۱، ۲، ۳، جون ۱۹۹۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ناصر باغ گیروس گراؤ میں منعقد ہوگا۔ احباب جماعت کی سہولت کیلئے انتظامیہ کمیٹی کی فہرست شائع کی جارہی ہے۔

(۱) افسر جلسہ سالانہ	چوہدری محمد شریف صاحب خالد
(۲) نائب افسر جلسہ سالانہ (اوّل)	اسماعیل نورجی صاحب
(۳) نائب افسر جلسہ سالانہ (دوم)	چوہدری سعید الدین صاحب
(۴) نائب افسر جلسہ سالانہ (سوم)	فلاح الدین خان صاحب
(۵) افسر جلسہ گاہ	مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم
(۶) نائب افسر جلسہ گاہ	عبدالرحمٰن مبشر صاحب
(۷) انچارج دفتر جلسہ سالانہ	ملک بشیر الدین صاحب
(۸) نائب انچارج دفتر جلسہ سالانہ	ملک مسیح الدین صاحب شاہد
(۹) ناظم استقبال و معلومات و گمشدہ اشیاء	محمد احمد انور صاحب
(۱۰) نائب 〃 〃 〃 (اوّل)	شرافت اللہ خان صاحب
(۱۱) نائب 〃 〃 〃 (دوم)	منیر احمد صاحب صدیقی
(۱۲) ناظم ٹرانسپورٹ	عبدالقیوم صاحب شاکر
(۱۳) نائب 〃 〃 (اوّل)	نعیم احمد صاحب
(۱۴) نائب 〃 〃 (دوم)	میاں عبدالسلام صاحب
(۱۵) ناظم رہائش	میر عبداللطیف صاحب
(۱۶) نائب 〃 〃	مبارک احمد صاحب عارف
(۱۷) ناظم خدمت خلق	مقصود الحق صاحب
(۱۸) نائب 〃 〃 〃	رفیق اختر صاحب روزی
(۱۹) نائب 〃 〃 〃	شوکت محمود صاحب چیمہ
(۲۰) ناظم تیاری جلسہ سالانہ	اعجاز احمد صاحب
(۲۱) نائب 〃 〃 〃	شاہد محمود صاحب
(۲۲) ناظم پارکنگ	عبدالقادر صاحب
(۲۳) نائب 〃 〃	مرزا ظہیر الدین صاحب (TRIER)
(۲۴) ناظم آرائش	شاہد نصیر صاحب
(۲۵) نائب 〃 〃	طاہر احمد صاحب (LAHEIM)
(۲۶) ناظم نظافت	زاہد احمد صاحب
(۲۷) نائب ناظم نظافت (اوّل)	مبارک احمد صاحب
(۲۸) نائب ناظم نظافت (دوم)	طارق محمود صاحب
(۲۹) ناظم ضیافت	ناصر احمد صاحب
(۳۰) نائب 〃 〃	عظیم خان صاحب
(۳۱) 〃 〃 〃	محمد اکرام صاحب
(۳۲) 〃 〃 〃	عبدالسلام چیمہ صاحب
(۳۳) ناظم آڈیو وڈیو	صوفی منور احمد صاحب
(۳۴) نائب 〃 〃 〃	مقصود احمد صاحب طاہر
(۳۵) ناظم سپلائی	داؤد احمد صاحب کاہلوں
(۳۶) نائب 〃 〃	مرزا مظفر احمد بیگ صاحب
(۳۷) ناظم سٹور	طارق احمد صاحب
(۳۸) نائب 〃 〃	وسیم احمد صاحب
(۳۹) ناظم روشنی	نداءالظفر یاری صاحب
(۴۰) نائب 〃	عبدالسمیع صاحب
(۴۱) ناظم لاؤڈ سپیکر	جاوید اقبال صاحب
(۴۲) نائب 〃 〃 〃	ملک محمد انور صاحب
(۴۳) ناظم مہمانان خاص	عرفان احمد خان صاحب
(۴۴) نائب 〃 〃 〃 (اوّل)	امتیاز احمد صاحب (راڈےفورم والڈ)
(۴۵) نائب 〃 〃 〃 (دوم)	فضل الرحمٰن صاحب (ہمبرگ)
(۴۶) نائب 〃 〃 〃 (سوم)	رانا صفدر صاحب
(۴۷) ناظم ترجمہ	طاہر محمود صاحب
(۴۸) ناظم ترجمہ (سازوسامان)	مظفر غازی صاحب
(۴۹) نائب 〃 〃 〃	عبدالحی طاہر صاحب
(۵۰) ناظم رپورٹنگ	مغفور احمد صاحب
(۵۱) نائبین: شیخ عبدالہادی صاحب،	ڈاکٹر وسیم احمد صاحب
(۵۲) کیشئر	عرفان احمد صاحب
(۵۳) نمائندہ لجنہ	مستقیم احمد صاحب

(بقیہ صفحہ 35)

صد سالہ جشن تشکر کی تصویری جھلکیاں

Herausgeber: Ismail Noori · Verlag: DER ISLAM · Nuur Moschee · Babenhäuser Landstraße 25
D-6000 Frankfurt/M. · Tel. 0 69/68 14 85 · Telex 41 61 87 islam d · Telegr.-Adr.: »ISLAM« Frankfurt/M.